اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۱۰ محرم ۱۳۲۵ھ | نمبر

دار الامان کا ہفتہ

تازہ الہامات

۱۵ فروری ۱۹۰۷ء - ۱- مَنْ ذَا الَّذِیْ ھُوَ اَسْعَدُ مِنْکَ ترجمہ - وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادتمند ہے -

(۲) ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا

۱۵ فروری ۱۹۰۷ء وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ ترجمہ - ہر ایک چغل خور اور عیب گیر پر لعنت ہے

۱۸ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱- قُلْ اَلْفَتْحُ بَعْدَہٗ ترجمہ سب فتح اس کے بعد ہے

مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَا - کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

ترجمہ وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترے گا یعنی ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا خدا آسمان سے اُتر آئے گا۔

۲۰ - فروری ۱۹۰۷ء اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ ترجمہ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس ملامت کنندہ کو ملامت کروں گا -

۲ - پس پاشیدہ ہجوم -

۳ - (اڑھائی بجے بعد آدھی رات) افسوس ناک خبر آئی ہے فرمایا - اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہوری دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقال ذہن بعد بیداری ہوا - الہام بھی شاید اس کے متعلق ہو -

۴ - بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں - فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے -

۱ موسم کی حالت بدستور ویسی ہی ہے آسمان پر ابر چھایا ہوا ہے اور بارش کا سلسلہ جاری ہے - پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے -

۲ - حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان ملت کی صحت و عافیت کی خبر قوم کے لئے مژدہ راحت فزا ہے -

حضرت اقدس حقیقۃ الوحی کا تتمہ لکھ رہے ہیں

۳ - قادیان کے ڈاکخانہ میں نئے سب پوسٹ ماسٹر صاحب آئے ہیں -

اطلاع

ایّھا الاحباب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واسطے سہولت اور درستی کاغذات کے فارمہائے وصیت از سر نو چھپوائی گئی ہیں لہذا نمبر چہارم کے تحت میں صرف مضمون یا خلاصہ مضمون وصیت کا جس حقیقت منقولہ یا غیر منقولہ کی نسبت موصی کو وصیت کرنے کی خواہش ہو وہ مضمون مع تکمیل شہادت و مہر یا انگوٹھے کے کروا کر روانہ فرماوے اور جس کو وصیت کرنا ہو ۔ وہ فارمہائے جدید کو طلب فرماویں اور جن جن احباب کے پاس یہ اطلاع مع فارم وصیت کے پہنچے وہ دوسرے احباب کو مطلع فرماویں ۔

نمبر (۲) عام روپیہ متعلق مقبرہ بہشتی حسب اقرار نامہ جات کے صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ ہو ۔ اور اگر دوسری رقم لنگر ۔ میگزین ۔ مدرسہ بھی اس میں شامل ہو تو بھی نام محاسب موصوف الصدر ہی ہو ۔ ساتھ کوپن میں تفصیل کا ہونا ضروری ہے تاکہ اوسکی تقسیم میں دقت واقع نہ ہو ۔

نمبر (۳) خاص ۔ احباب ازراہ عنایت اطلاع فرمادیں کہ اس وقت تک متعلق اقرار نامجات الوصیت کے جنہوں نے پوری تعمیل کی ہے ۔ مگر زر مرسلہ خلط کر کے روانہ کیا ہے جس سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ طیاری پل و مقبرہ میں کس قدر ہے اور ۱/۱۰ یا زیادہ متعلق وصیت کے کس قدر ہے یا کس کس قدر ماہوار روپیہ ان مدوں میں روانہ کیا جاوے دفتر میں اسکی سخت ضرورت واقع ہے تاکہ بہ عدم اجرائے سارٹیفکٹ کیا جاوے اور تفصیل اپنی کل آمدنی کی اور جو صورت کمی بیشی آمدنی کی اگر واقع ہو اس کی اطلاع وقتاً فوقتاً ہونی چاہئے اور جن احباب پر موجب اقرار نامہ وصیت کے بقایا ہو اس کا ادا ہونا ضروری ہے اور آئندہ کو باقاعدہ روانہ کرنے کا التزام کرنا ضروری ہے ۔ یا وجہ التواء و توقف سے اطلاع ہونی چاہئے اور اقرار نامجات اور الوصایا میں اگر کوئی صاحب تغیر و تبدل کریں تو بھی اسکی اطلاع ضروری ہے ۔

نمبر (۴) خاص احباب وصایا غیر مکملہ کی نسبت پہلے سے احباب کو تکمیل کے لئے لکھا جا چکا ہے اور اب پھر ذریعہ تحریر ہذا کے تاکیداً عرض کیا جاتا ہے کہ نقصوں مندرجہ الوصایا کی جسکی اطلاع پہلے کی گئی تھی تکمیل فرمادیں اور در صورت دیگر اطلاع ہونی چاہئے ۔ تاکہ تکمیل کاغذات دفتر میں ہرج واقع نہ ہو ۔ ضروری ہی ضروری ہے ۔

نمبر (۵) عام یہ بھی ضروری اطلاع ہے کہ حسب حیثیت کے چندہ طیاری مقبرہ بہشتی و خریداری آراضی و طیاری ایک پل کے علیحدہ مد ہے ۔ اور رسالہ الوصیت کا روپیہ اور ترکہ کل ۱/۱۰ یہ علیحدہ مد ہے ۔ یہ دو مدیں ہیں لہذا ہر ایک دوست کو اطلاع کرنا ضروری ہے کہ علاوہ ۱/۱۰ حصہ الوصیت کے چندہ نمبر اول بھی حسب حیثیت ادا ہونا ضروری چاہئے تاکہ اجرائے سارٹیفکیٹ سارٹیفکٹ میں دقت واقع نہ ہو ۔ اور طیاری پل وغیرہ بھی کرائی جاوے سارٹیفکٹ کے اجراء میں چندہ نمبر اول بہت ضروری ہے ۔

(محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی ۔ قادیان ۔)

لطف کن ما را نظر بر اندک و بسیار نیست

الحکم کی بعض گذشتہ اشاعتوں میں میں قوم کو توجہ دلا چکا ہوں کہ نادار اور قابل امداد بچوں کی امداد کے لئے سب کمیٹی صدقات کے فنڈ میں بہت ہی کم گنجائش ہے اور درخواستیں روز بروز آ رہی ہیں اور اس سلسلہ کی کوئی حد معین بھی نہیں ہو سکتی قوم نے جس حال میں غریب اور نادار بچوں کی اعانت کا بیڑا اوٹھایا ہے تو اسے پوری ہمت اور سعی سے نبھانا چاہئے اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہمیں ہر طرح بھروسہ ہے لیکن اسکی نصرت اور فضل اسی طرح پر آیا کرتا ہے کہ وہ اپنے پاک بندوں کے دل میں القا کرتا اور انھیں توفیق اعانت دیتا ہے اس وقت آٹھ طالبعلموں کی درخواستیں معلق پڑی ہیں اور ان کے اخراجات کے لئے کم از کم ۴۰ ماہوار کا انتظام ہونا ضروری ہے حضرت حکیم الامۃ سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو تعلیمی مقاصد میں ہمیشہ سے خاص دلچسپی لیتے رہے اور خصوصاً مدرسہ تعلیم الاسلام کی ابتدائی تحریک میں پہلا قدم آپ ہی کا ہے ان بچوں کو ہرگز ہرگز رد نہیں کرنا چاہتے انھوں نے چاہا ہے کہ قوم کے سامنے اس مقصد کے لئے دست سوال دراز کیا جاوے اور اس غرض کے لئے سردست چھ سو روپیہ کی اپیل کی جاوے ایک یتیم کے اخراجات کے لئے ۵ ؎ تو پہلے درخواست کیجا چکی ہے حضرت حکیم الامۃ نے اس جدید وظائف کی ضرورت کے سلسلہ میں خود ۵۰ ؎ عطا فرمائے ہیں اور اسی رقم سے اس چندہ کا افتتاح کیا جاتا ہے پر جوش الفاظ لکھنے کی مجھکو حاجت نہیں اس لئے کہ حق شناس قوم عرفی الفاظ سے محرک نہیں ہوا کرتی اور نہ اس کے جذبات کو ایسے الفاظ سے اپیل کرنا چاہئے کیونکہ یہ اثر غیر مستقل ہوتے ہیں اس لئے صاف طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ضرورت واقعی ہے اور کم از کم پچاس روپیہ ماہوار کے جدید وظائف دینے کی حاجت درپیش ہے اہل دل ہمت کریں اور اپنے قومی خدمت گذاروں کا اس مشکل میں ہاتھ بٹائیں جو انہیں قوم کے درماندہ بچوں کی تعلیم اور تربیت کے لئے درپیش ہے یہ ضرورت شخصی ضرورت نہیں قومی ضرورت ہے اس لئے قوم ہی کا فرض ہے کہ اس کے پورا کرنے کے لئے تہیہ کرے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس تحریک کو زیادہ دیر تک جاری رکھنے کا موقع قوم نہ دیگی اور بہت جلد اسے پورا کر دیگی بہت سے احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا موقع رکھتے ہیں کہ وہ خود تنہا ہی ایک ایک وظیفہ دے سکتے ہیں اس لحاظ سے میں ذیل میں دس مقتدر صاحب فضل احباب کے اسمائے گرامی درج کرتا ہوں اگر وہ ایک ایک وظیفہ پانچ پانچ روپیہ ماہوار کا عطا کر دیں تو قوم سے پھر اور درخواستوں کے لئے ہم تحریک کر سکیں ۔

آخر میں مجھے یہ بھی ظاہر کر دینا چاہئے کہ یہ تحریک میں نے سب کمیٹی صدقات کے واجب الاحترام ممبران کے ایماء سے کی ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں حضرت حکیم الامۃ ۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب ۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین صاحب ۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب ۔ مولوی سید قاضی امیر حسین صاحب ۔ مولوی شیر علی صاحب ۔

گویا ان واجب الاحترام بزرگان ملت کا ڈیپوٹیشن الحکم کے ذریعہ قوم کے بچوں کے لئے دس وظائف کی خاطر دست سوال دراز کرتا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ جن مقتدر احباب سے ہم دس وظیفے چاہتے ہیں وہ رد نہ فرمائیں گے

مندرجہ ذیل احباب سے وظائف کی درخواست ہے ۔

(۱) خانصاحب نواب محمد علی خاں صاحب (۲) جناب شیخ رحمت اللہ صاحب (۳) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب (۴) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (۵) ڈاکٹر سید جلال الدین صاحب (۶) شیخ محمد بخش صاحب رئیس کڑیانوالہ (۷) شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد (۸) ملک مولا بخش رئیس گورالی (۹) خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ لاہور (۱۰) شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد

مندرجہ بالا دس احباب یہ وظائف پورے کر دیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیگا مجھے بہ حیثیت سب کمیٹی سکرٹری ایسے وظائف عطا کرنے والے احباب اطلاع دیں ۔

یعقوب علی سکرٹری سب کمیٹی صدقات

(۲۷)

(استفسار اور اُن کی جواب)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ - آپ کا خط مولوی صاحب نے مجھے جواب لکھنے کے لئے دیا ہے سو اس کے جواب حسب ذیل عرض ہیں -

سوال اول قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا مثلاً (الف) ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ اٰیۃ من ربہ انما انت منذر ولکل قوم ھاد۔

(ب) ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ اٰیۃ من ربہ قل ان اللہ یضل من یشاء ویھدی الیہ من اناب

(ج) وقالوا لولا انزل علیہ اٰیات من ربہ

وما منعنا ان نرسل بالاٰیات الا ان کذب بھا الاولون۔

جواب ہزاروں ہزار نشانات (معجزات) دکھائے اور قرآن کریم اون کے ذکر سے بھرا پڑا ہے بلکہ خود قرآن کریم ہی ایک ایسا زندہ معجزہ ہے جو ہر زمانہ میں اپنا ثبوت اپنے ساتھ رکھتا ہے کہ جہاں کوئی اعتراض کرتا ہے اوسی جگہ سے خزائن و اسرار و معارف نکلتے ہیں مثلاً یہی آیات جن پر آپکے معترض نے اعتراض کئے کسقدر نشانات (معجزات) اپنے اندر رکھتے ہیں۔ انما انت منذر یعنی اسمیں شک نہیں کہ تو ضرور ڈر سنانے والا ہے کیا معنی تو انکو کہدے کہ تم تو میری ہلاکت اور استیصال کے منصوبے کر رہے ہو مگر ...... تمہارا ہی استیصال ہوگا جیسے دوسری جگہ فرمایا واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ یعنی جب کفار تیری قید او رقتل اور اخراج کی تدبیر کر رہے تھے - وہ تو یہ تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اُن کے قید وقتل واخراج کی تدبیریں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی تدابیر سے بابرکت اور خیر و خوبی والی ہوتی ہیں -

دوسرا ولکل قوم ھاد یعنی ہر ایک قوم کے لئے ہادی بھی ہوگا کیا معنی صرف یہی نہیں ہوگا کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے تمہارا استیصال ہو جاوےگا تم ذلیل ہو جاوگے بلکہ اس سلسلہ حقہ کے روز افزوں ترقی بھی ہوگی اور اس سلسلہ کی حفاظت خود اللہ بذریعہ ارسال رسل و مجددین وخلفا قیامت تک کرتا رہیگا اور تمہارا نام و نشان بھی مٹ جائیگا - جیسے آیت استخلاف ودیگر آیات واحادیث میں اسکی تفصیل مذکور ہے - لفظ ہاد اسم فاعل ہے جو مضارع سے بنتا ہے جو حال و استقبال پر دلالت کرتا ہے غرض یہ کہ سلسلہ خلافت اسی زمانہ میں تمہارے دیکھتے دیکھتے شروع ہو کر قیامت تک قائم رہیگا

تیسرا نشان (معجزہ) اللہ یعلم ما تحمل کل انثٰی وما تغیض الارحام وما تزداد یعنی جو کچھ آجکل عورتوں کو حمل موجود ہیں جو کچھ حمل رکھنے کے لئے ارحام نئے نئے بچوں کو جو گھٹتے اور بڑھتے جاتے ہیں اور جن بچوں کو حمل بڑھا رہی ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کیا معنی یہ کہ سب اولاد تمہاری مسلمان ہو جاویگی

چوتھا نشان وکل شیء عندہ بمقدار یعنی ہر ایک کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک اندازہ مقرر ہوتا ہے کیا معنی تمہاری ہلاکت ذلت موجودہ نسل و آیندہ نسلوں کا مسلمان ہونا ان کے لئے اوقات مقررہ ہیں جیسے فتح مکہ تک یہ تمام پیشگوئیاں ظہور میں آچکی تھیں -

پانچواں نشان عالم الغیب والشھادۃ یعنی اللہ تعالیٰ تمام ظاہری باطنی امور کا عالم ہے کیا معنی یہ غیب کی باتیں

ہیں جو عنقریب ظاہر ہونے والے ہیں -

اور اُن کے ظہور سے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور علو ثابت ہو جائیگا - اور اسکا بول بالا ہوگا اور تم سب نیچا دیکھوگے - چنانچہ فتح مکہ کے روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال پر ابوسفیان نے جواب دیا کہ اگر ان بتوں میں کچھ بھی طاقت ہوتی تو تیئیس سال سے اِن سے مدد مانگی اور دعائیں کیں مگر معلوم ہوا کہ یہ بالکل ناچیز ہیں -

چھٹا نشان سواء منکم من اسر القول ومن جھر بہ ومن ھو مستخف بالیل وسارب بالنھار یعنی تم لوگ خواہ چھپ چھپ کر دار الندوہ میں منصوبہ کرو یا کھلے کھلے ہمارے رسول کریم صلی اللہ کے ایذا رسانی کے لئے باہم قسمیں کھاؤ یا شب ہجرت کو سارے اکٹھے ہو کر مجموعی حملہ کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک کے ارد گرد کھڑے رہو یا بعد ہجرت انکو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو میں ٹکریں مارو تم ہرگز اپنی تدابیر اور کوششوں میں کامیاب نہیں ہوگے کیونکہ - ہماری طرف سے اسکی حفاظت کیلئے فرشتے مقرر ہو چکے ہیں

ساتواں نشان لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ یعنی اس ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے چوکی پہرہ والے مقرر ہو چکے ہیں وہ اس کے ہر طرف سے ہر طرح سے حفاظت کرتے ہیں کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہو چکا ہے -

آٹھواں نشان ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم - یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ اپنی حالت کو خود نہ بدلیں غرض یہ کہ تمہاری تباہی ہلاکت ذلت بعد ہجرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہوگی جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم یعنی جبتک تو انمیں ہے تب تک یہ لوگ تیرے وجود باوجود رحمۃ للعالمین کی برکت کے سبب عذاب سے محفوظ رہینگے - اس کے بعد ہلاکت ہوگی کیونکہ تم نے اپنی حالت کو خود ہی بدلا ہے -

نواں نشان واذا اراد اللہ بقوم سوءا فلا مرد لہ - یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو بسبب اس کے شامت اعمال سزا ئے سیئہ کے سبب دینے لگتا ہے اوسکو کوئی ٹلا نہیں سکتا کیا معنی یہ تمہاری ہلاکت ذلت اٹل ہوگی ہرگز ٹلے گی نہیں -

دسواں نشان وما لھم من دونہ من وال یعنی جب وہ مصیبت آئیگی اُس وقت تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا چنانچہ روز بدر وقت جنگ سراقہ کا ہاتھ ابوجہل کے ہاتھ میں تھا جس نے انی جار لکم کا وعدہ کیا تھا مگر جب اس نے جنگ تیور بدلے ہوئے دیکھے تو اس نے کہا انی بریء منکم انی اریٰ ما لا ترون یعنی میں تم سے بیزار ہوں جو میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے اور فتح مکہ کے دن تو اتنا کہنے والا بھی کوئی نہ تھا -

گیارھواں نشان ھو الذی یریکم البرق خوفا وطمعا یعنی وہ ذات پاک ہی ہے جو تمکو بجلی دکھائیگا جو بعض کو موجب ہلاکت ہوگی اور بعض کو مفید - یعنی تمہاری ہلاکت ایک قسم کی آگ سے ہوگی عرب جنگ کو آگ کہتے ہیں جیسے کلما اوقدوا نارا للحرب چنانچہ ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اور فتح مکہ میں تو خاتمہ ہی ہوگیا دوسرا لفظ برق سے یہ بھی سمجھایا کہ یہ واقعات اچانک آئینگے جیسے بجلی اچانک آتی ہے وینیز اس میں یہ بھی سمجھایا کہ روز بدر ابر بھی

ہوگا - جیسے بعد اس کے فرمایا -
بارھواں نشان وینشئ السحاب الثقال یعنی اوس روز بارش بھی ہوگی جیسے دوسری جگہ فرمایا اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم یعنی جب تم بارش مانگتے تھے اپنے پروردگار سے سو اس نے تمہاری دعا منظور کی
تیرھواں نشان ویرسل الصواعق فیصیب بھا من یشاء وھم یجادلون فی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ اس روز جبیر جاہیگا بجلی گرادیگا اور وہ کون ہونگے خود ہی فرماتا ہے کہ وہ وہ لوگ ہونگے جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں جھگڑا کررہے ہیں اس عذاب پر بس نہیں کی
چودھواں نشان وھو شدید المحال یعنی وہ تو سخت عذاب والا ہے اس کے بعد اور بھی انکو سخت عذاب ہونگے
پندرھواں نشان لہ دعوۃ الحق اللہ تعالیٰ کی پکار ہی سچی ثابت ہوگی کیا معنی کہ ہمارا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود دعائیں مانگتا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے وہی آخرکار سچ ثابت ہوگا یہانتک کہ آخرکار سردار مخالفین ابوسفیان بھی اللہ تعالیٰ کی توحید اور بتوں کے بطلان کا اقرار کر اٹھیگا جیسے پانچویں نشان میں ذکر ہوچکا
سولھواں نشان والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیء الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وما ھو ببالغہ یعنی جو دعائیں منکرین لوگ بتوں کے آگے کرتے ہیں انکی مثل تو ایسی ہے جیسے کوئی پانی کے آگے ہاتھ پھیلا کر دعا کرے کہ اے میاں پانی جی میرے منہ میں آجاؤ مگر وہ مونہہ میں نہیں آئیگا اسی طرح انکی دعاؤں کا نتیجہ کوئی مفید نہ ہوگا -
سترھواں وما دعاء الکافرین الا فی ضلال - انجام کار ثابت ہوجائیگا کہ ان بے ایمانوں کی تمام دعائیں ضائع ہوگئیں غرض اس سلسلہ معجزات کو کہاں تک بیان کیا جاوے ویقول الذین کفروا جو اسی سورہ میں دوسری دفعہ آتا ہے وہ بھی اسی ویقول الذین کفروا کا بقیہ ہے کیا معنی کہ کفار کے اس اعتراض پر غیرت الٰہی جوش میں آئی اور سلسلہ معجزات کا شروع کردیا پھر دوبارہ شدت غیرت سے اسی بات کو دوہرایا اور پھر اسی سلسلہ کو شروع کردیا جیسے کوئی حاکم کسی نالایق کی شرارت سے غضب میں آکر اسکو روکتا اور سمجھاتا اور ڈانٹتا ہے اور اثنائے فہمائش میں کہدیتا ہے کہ پھر بھی تم ایسا کہوگے اور پھر فہمائش شروع کردیتا ہے اور ڈانٹنے لگ جاتا ہے اسی طرح یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہوکر سورہ پر ختم ہوتا ہے - اگرچہ یہ خط سارے معجزات کے تفصیل کی برداشت تو نہیں کرسکتا مگر میں کسیقدر اس دوسری ویقول الذین کے مابعد کو بھی بیان کردیتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان اللہ یضل من یشاء کہدے اللہ تعالیٰ ہلاک کریگا اُسکو جو ہلاکت کا خواہشمند ہے پہلے ویقول الذین کے بعد فرمایا تھا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم - اسی مضمون کو یہاں ان الفاظ میں ادا فرمایا کہ تم اپنا تغیر حال کرکے خود ہلاکت کی طرف جارہے ہو -
دوسرا نشان ویھدی الیہ من اناب جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ کامیابی اور فتوحات اور ترقیات کی طرف ہدایت کریگا پہلے یقول الذین کے بعد فرمایا تھا اللہ یعلم ما تحمل کل انثیٰ ...... وما تغیض الارحام وما تزداد اسی مضمون کو بالفاظ دیگر بیان فرمایا اور سمجھایا کہ جس سلسلہ کے استیصال کے تم درپے ہو اسی سلسلہ کی ترقی کے آثار اور تمہاری ہلاکت اور ذلت کے علامات تو اپنے گھر میں کہ تم اگر غور کرو تو اسوقت بھی تم سمجھ سکتے ہو کہ تم میں سے لوگ نکل نکل کر ہم میں شامل ہوتے جاتے ہیں او ہم میں سے ایک بھی تم میں نہیں جاتا جیسے دوسری جگہ سلسلہ معجزات میں فرمایا اولم یروا انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا ۳/۱۴ - یعنی کیا وہ غور نہیں کرتے کہ ہم اس ملک کو اس کے اطراف سے گھٹاتے جاتے ہیں -
تیسرا نشان الذین امنوا وعملوا الصلحت طوبیٰ لھم یعنی مومنوں کو بڑی بڑی خوشیاں ہیں اور انکا انجام بہت اچھا ہوگا اور پہلے ویقول الذین کے بعد فرمایا جنہوں نے اپنے رب کی بات کو مان لیا انکو بڑی بڑی خوبیاں حاصل ہونگی -
چوتھا نشان کذلک ارسلناک فی امۃ قد خلت من قبلھا امم یعنی اگر ہماری ان پیشگوئیوں سے جن میں انکی ہلاکت اور تمہاری کامیابیوں کا ذکر ہے انکو یقین نہ آوے تو سمجھادے کہ ہم نے جیسے امم سابقہ میں رسول بھیجے اور ان کے مکذب اور مخالف ہلاک ہوئے اور رسول اور ان کے ساتھی مظفر اور منصور و کامیاب ہوئے اسیطرح ہمنے تجھے بھی ان لوگوں کی طرف بھیجا ہے ان مخالفین مکذبین کا بھی وہی حال ہوگا -
پانچواں نشان قل ھو ربی لا الٰہ الا ھو یعنی کہدے کہ وہی رب العالمین میرا بھی ترقی دینے والا ہے میری ترقی ایسی کریگا کہ انجام وہی ایک معبود رہجائیگا اور بتوں کی پرستش جزیرہ نمائے عرب سے دور ہوجاویگی -
چھٹا نشان ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال یہ ترقی صرف عرب ہی پر محدود نہ ہوگی بلکہ بڑے بڑے پہاڑ اس قرآن کے ساتھ اڑائے جائینگے عراق عرب عجم - مصر - فارس روم شام وغیرہ سب فتح ہوجائینگی اور ان میں قرآن پھیل جائیگا پہلے ویقول الذین کے بعد فرمایا تھا وللہ یسجد من فی السموات والارض طوعا وکرھا یعنی آسمانی ہدایت اور زمینی ہدایت اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہی سجود کرائیگی ...... یعنی یہ مذہب سب ...... دنیا میں جاری و ساری ہوجائیگا -
ساتواں نشان او قطعت بہ الارض یعنی انہیں ممالک تک یہ سلسلہ محدود نہ ہوگا بلکہ تمام زمین پر اسلام پھیل جاویگا یعنی زمانہ مسیح موعود میں یورپ ...... امریکہ افریقہ وغیرہ تمام ممالک میں پھیل جاویگا جیسے دوسری جگہ فرمایا لیظھرہ علی الدین کلہ ۱/۱۱
آٹھواں نشان او کلم بہ الموتیٰ - یہ کفار مخالف منکرین میں سے بھی اکثر باقی ماندہ سلمان ہوجائینگے - چنانچہ روز فتح مکہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوگئی اگر یہ باتیں تم نے دیکھ لیں تو پھر یہ بھی یقین کرلینا کہ تمام ممالک و مذاہب میں یہ مذہب جاری و ساری ہوجائیگا جیسے اوپر بیان ہوا -
نانواں نشان بل للہ الامر جمیعا اور یہ ساری حکومت اللہ تعالیٰ کی ہی ہوجائیگی یعنی بڑے بڑے ملک فتح ہوکر سلطنت اسلام قایم ہوجائیگی -
دسواں نشان ولا یزال الذین کفروا تصیبھم بما صنعوا قارعۃ یعنی ان بے ایمانوں کو ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی سزا میں ہمیشہ دکھ پہونچتے رہینگے -
گیارھواں نشان او تحل قریبا ...... من دارھم یعنی یہانتک کہ تو روز فتح مکہ دس ہزار قدسیوں کے ...... ساتھ مکہ کے قریب اپنا ڈیرہ جماویگا - استثنا ۳۳/۲

بارھواں نشان حتیٰ یاتی وعد اللہ یعنی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ وعدہ ابھی فتح مکہ والا بھی آجائیگا -

تیرھواں نشان ولقد استھزئ برسل من قبلك فاملیت للذین کفروا ثم اخذتھم فکیف کان عقاب یعنی اگر انکو اب بھی یقین نہ آوے اور تیری بیکسی اور بے بسی اور ضعف کو دیکھ کر ان پیشگوئیوں کے متعلق ہنسی کریں تو پہلے بھی انبیاء کے ساتھ اسیطرح ہنسی کی گئی ہے میں نے بے ایمانوں کو مہلت تو دی مگر دیکھا میرا عذاب ان پر کیسا امنڈ آیا انکا بھی یہی حال ہوگا -

غرض یہ سلسلہ سورہ پر ختم ہوگا - یہی غیرت الٰہی کا ایک نمونہ جو ہمارے سید و مولےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس جگہ معترضین کے اعتراض پر کی گئی - مجھے اس کے معترض پر بھی خوف آرہا ہے کہ ایسے رسول کریم کی نسبت انھوں نے بھی اعتراض کئے اور وہی کئے جو کفار نے کئے تھے اللہ تعالیٰ انکو ہدایت نصیب کرے ورنہ سخت خوف کا مقام ہے -

تیسری آیت کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے اسیطرح فرمایا اور وہ سلسلہ پہلی آیتوں کی طرح سورہ پر ہی ختم ہوا جیسے فرمایا -

اول نشان قل انما الایات عند اللہ - یعنی کہدے تمام آیات (معجزات) اللہ کے پاس موجود ہیں - یہہ اقرار ہے انکار معجزات نہیں ہے اور اقرار بھی نہ ایک کا نہ دو کا بلکہ بلا تعداد کا اول صیغہ بھی جمع کا ہے دوئم الف لام استغراق کا - پھر اقرار نہ ایکدن کے لئے نہ دو دن کیلئے بلکہ اقرار بھی دوام کے لئے جیسے جملہ اسمیہ دال ہے - پھر انما کے ساتھ اسکو موکد کیا ہے جو حصر کے لئے ہے کیا مطلب صرف ان کے ساتھ موکد نہیں بلکہ اس کے ساتھ ما نافیہ بھی ہے جس کے معنی ہیں اور کوئی بات نہیں صرف یہی بات ہے کہ تمام آیات ضرور موجود ہیں اور ہمیشہ کے لئے موجود ہیں - جیسے ولکل قوم ہاد فرمایا تھا یہاں فرمایا کہ یہہ تو ایک بڑا عظیم الشان نبی اور منذر ہے اس کے نسبت کیا کہنا ہے معجزات تو اس کے خدام اور غلام بھی دکھلایا کریں گے اور یہہ سلسلہ معجزات دکھلانیکا اس کے طفیل سے قیامت تک جاری رہیگا

دوسرا نشان وانما انا نذیر مبین یعنی میں تمکو تمہاری ہلاکت و ذلت و ناکامی کی خبر سناتا ہوں اور مبین کے لفظ میں یہہ بھی فرمایا کہ کیا تمکو یہی نشان کافی نہیں کہ تم باوجود اسقدر طاقت اور مجھ کے میری ہلاکت کی تدابیر خفیہ کرتے ہو اور میں باوجود ایسی بےکسی بے بسی تنہائی کے تمہاری ہلاکت کی خبریں کھلے بند سنا دیتا ہوں اور مبین میں یہہ بھی سمجھایا کہ تم اس حالت عزت سے اگر مخالفت پر تلے رہے اور اس حالت کفر سے اگر شرارت سے باز آگئے تو الگ الگ ہوجاوگے کیا مطلب انجام کار یا ہلاک ہوجاوگے یا مسلمان ہوجاوگے

تیسرا نشان ان فی ذالك لرحمة وذکریٰ لقوم یؤمنون یعنی صرف تمہاری ہلاکت اور ذلت پر ہی بس نہیں بلکہ مومن لوگ ایسے معزز ہوجائیں گے کہ لوگوں میں ان کے ذکر جاری ہوجائینگے اور ان کے ذکر قیامت تک کتابوں میں لکھے جائیں گے کیونکہ یہہ جملہ اسمیہ ہے

چوتھا نشان قل کفیٰ باللہ بینی وبینکم شہیدا یعنی تمہارے میرے درمیان اللہ تعالیٰ کی شہادت ہی کافی ہے کیونکہ وہ عالم الغیب سچے کو سچا - جھوٹے کو جھوٹا کرکے دکھلا دیگا -

پانچواں نشان والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولئك ھم الخاسرون - یعنی اللہ تعالیٰ کی شہادت یہہ ہوگی کہ باطل کے مومن اور کفر اللہ تعالیٰ کے کافر یعنی تم لوگ خسارہ والے ہوجاوگے -

چھٹا نشان ویستعجلونك بالعذاب یعنی وہ اس عذاب کا جلد آنا چاہتے ہیں ہمارے مخالف مسلمان تو معجزات سے منکر ہیں مگر مکہ کے کفار اولئك ھم الخاسرون سے عذاب کے منکر سمجھ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عذاب کا وقت دریافت کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یستعجلونك بالعذاب یعنی یہہ عذاب کب آویگا جیسے دوسری جگہ فرمایا ویقولون متیٰ ھذا الوعد

ساتواں : ولولا اجل مسمی لجاءھم العذاب ...... ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم ۔ وان کادوا لیستفزونك ... من الارض لیخرجوك منھا واذا لا یلبثون ... خلافك الا قلیلا ۔ قل لکم میعاد یوم ۔ یعنی جب تک تو ان میں ہے ان کو عذاب نہ ہوگا مگر یہہ لوگ تو تجھے اس شہر سے نکالنا چاہتے ہیں سو یاد رکھیں کہ یہہ بھی تجھ سے پیچھے تھوڑا ہی ٹھہر سکیں گے ان کو ان کے نکلنے کی میعاد ایک سال تبلادے - اور لیسعیا پ۲ میں بھی یہہ بعد ہجرت ایک سال پیشگوئی درج ہے لہذا اجل مسمی فرمایا -

آٹھواں نشان ولیاتینھم بغتة ..... یعنی اسکا ظہور اچانک ہوگا فتح بدر اور فتح مکہ دونوں اچانک واقع ہوئے چنانچہ پہلے ویقول الذین کے بعد برق کے لفظ سے بیان فرمایا تھا - غرض میں اس سلسلہ کو کہاں تک بیان کروں یہہ سورة پر ہی ختم ہوگا -

چوتھی آیت جس سے انکار معجزات معترض نے نکالا ہے یہہ ہے وما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بھا الاولون اس آیت سے یہہ کب ثابت ہوتا ہے کہ ہم آیندہ نشان نہ دینگے بلکہ اس کا تو یہہ مطلب ہے کہ ہمکو نشان بھیجنے سے کسی نے بھی نہیں روکا - لفظ الا یہاں بمعنی واو عاطفہ کے ہے لئلا یکون للناس علیکم حجة الا الذین ظلموا منھم یعنی تاکہ عام لوگوں کے اور ظالموں کے لئے کوئی حجت نہیں رہی اگر یہاں الا استثنا کے لئے ہوتا اور اس سے یہہ غرض ہوتی کہ ہم آیندہ نشان نہیں دکھلائینگے تو پھر اس آیت سے بعد سلسلہ آیات معجزات کا کسطرح شروع ہوجاتا جس کو میں انشاء اللہ عنقریب بیان کرونگا -

اور اگر الا استثنائیہ قرار دیا جاوے تاہم کوئی ہرج نہیں اس صورت میں آیت کے معنی یہہ ہونگے کہ جو نشان انبیاء سابقہ معرفت دکھائے گئے ہیں ان کے دوبارہ دکھانے سے ہمکو ان گذشتہ مکذبین کی تکذیب نے روکا یعنی جبکہ ان نشانوں سے انھوں نے فائدہ نہیں اوٹھایا اس لئے اب ہم وہ نشان نہیں دکھلاتے بلکہ اور اور نشان دکھلائیں گے - اس صورت میں یہہ آیت سوم کا جواب ہے فلیاتنا بآیة کما ارسل الاولون ۔ یعنی جو نشان گذشتہ انبیاء نے دکھائے ہیں وہی نشان یہہ میں نے بھی دکھلائے چنانچہ وہاں بھی اس آیت کا جواب یہی ہے ما آمنت قبلھم من قریة ..... اھلکناھا فھم یؤمنون ۔ یعنی پچھلے لوگوں نے ان نشانوں کو تو نہیں مانا کیا اب یہہ منکرین مان جاویں گے - بہرحال یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے سلسلہ آیات (معجزات) کا شروع کردیا -

نرقی

اول ان ربك احاط بالناس یعنی تیرے دینے والے نے اب انکا احاطہ کرلیا ہے یعنی اب انکا عذاب قریب ہے تیری

ترقی اور انکی ہلاکت روز بروز بڑھتی جائیگی -

دوسرا اذ قلنا للملائکۃ میں بڑی تحدی ... کے ساتھ مخالفین کی ناکامی کا ذکر فرمایا کہ ابلیس کی طرح تم نامراد ہوگے جسقدر سوار پیادے ہی دوڑا سکتے ہو دوڑالو انجام کار فان جہنم جزاءکم یعنی تمکو ان کوششوں کا بدلہ آگ دنیوی حسرت اور جنگ میں ہلاکت اور بعد اس کے جہنم حقیقی جزا ملیگی -

تیسرا نشان ان عبادی لیس لک علیہم سلطان میرے بندوں پر تمکو نہ روحانی (اغوا اضلال کا) غلبہ ہوگا نہ ظاہری - نہ جنگ میں غلبہ ہوگا چنانچہ پہلا جنگ بدر ہی ہوگا کہ

چوتھا نشان واذا مسکم الضر فی البحر ضل من تدعون الا ایاہ یعنی جب تمکو اس بحر میں وہ ضرور (شکست بدر) ہونچیگا وہاں کوئی بت کام نہ آویگا مگر جنکو پکار اللہ تعالی کے لئے ہے وہی کامیاب ہونگے لطف یہہ ہے کہ بدر والے جنگل کا نام بحر ہے

پانچواں فلما نجاکم الی البر اعرضتم یعنی اوس بحر (بدر والے جنگل) میں تم کچھ بھاگوگے کچھ قید ہوکر فدیہ دیکر نجات پاوگے تو پھر تم اس عظیم الشان نشان کی پرواہ نہیں کروگے - نجات کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ کسی مصیبت میں گرفتار ہوکر نجات پاوگے دوسری جگہ پیشگوئی بدر میں فرمایا - وتری المجرمین یومئذ مقرنین فی الاصفاد یعنی روز بدر ان اللہ تعالے سے قطع تعلق کرنے والوں کو تو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیگا -

چھٹا نشان اس پیشگوئی کو اللہ تعالی ذرا اور تصریح کے ساتھ فرماتا ہے افامنتم ان یخسف بکم جانب البر یعنی کیا تمکو ڈر نہیں آتا کہ تم اوس جنگل بدر کے ایک کنارہ میں کچھ ذلیل ہوجاؤ اور کچھ زمین میں دھنسائے جاؤ -

بدر میں کچھ قید ہوئے کچھ بھاگ گئے اور مقتول چاہ بدر میں ڈالے گئے قیدی اور بھاگے ہیں ذلیل باقی ہلاک ہوئے -

جانب البر کے لئے دوسری جگہ فرمایا اذ انتم بالعدوۃ الدنیا وھم بالعدوۃ القصوی ؛ جب تم کنارہ نزدیک والے پر تھے اور وہ (کفار) کنارہ دور والے پر تھے یہاں اوس بحر کو بر بھی فرمادیا گویا لفظ بحر کے معنی ہی کردے

ساتواں نشان او یرسل علیکم حاصبا یعنی تمہارے پر ایک سخت آندھی بھی چلیگی جس سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں بھی اوڑتی ہیں یہہ واقعہ روز غزوہ خندق ہوا اور اس آندھی سے کفار کی آگ بجھ گئی اور چونکہ وہ ہوا شمالی تھی کیا معنی مدینہ منورہ کی طرف سے جہاں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈیرہ تہا اس لئے وہ اسے بدفال لیکر خود بخود رات کو ہی بھاگ گئے

آٹھواں ثم لا تجدوا لکم وکیلا یعنی اب اس جنگ کے بعد تمہارا کوئی حامی مددگار جو تمہارے ساتھ ملکر مسلمانوں پر چڑھائی کرے نہ رہیگا -

غرض اب کہانتک اس سلسلہ کو لکہا جاوے یہہ بھی سورہ پوری ختم ہوتی ہے جسکی برداشت یہہ خط نہیں کرسکتا عمدہ تدبیر اس کام کے لئے یہہ ہے کہ آپکے معترض صاحب قادیان میں آکر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کے معجزات کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیں تاکہ اس غلام آقا کی عظمت کا انکو پتہ لگے اور یہہ معجزات نہ ایک نہ دو نہ سو نہ ہزار لاکھوں تک نوبت پہونچ رہی ہے - جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کے معجزات کا یہہ

حال ہے تو اس کے سید و مولی و آقا کا اسپر قیاس کرلو -

معجزات قرآنی جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں آنحضرت تک ظاہر ہورہی ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتی رہینگی پھر کوئی قیاس کرسکتا ہے کہ خود زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کسقدر انکا ظہور ہوا ہوگا میں بطور نمونہ ایک معجزہ قرآن کریم کا لکھتا ہوں جو اب بھی موجود ہے اور قیامت تک برابر موجود رہیگا وہ معجزہ ہے بیت اللہ شریف

یہہ معجزہ ایسا ہے کہ اس سے منکر ابنیا کیا بلکہ منکر ہستی باری بھی انکار نہیں کرسکتا - بیت اللہ شریف کی نسبت بھی بہت سے معجزات ہیں میں سارے نہیں لکھ سکتا صرف چار ہی لکھ دیتا ہوں -

اول جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس یعنی اللہ تعالے نے بیت اللہ شریف کو عزت کا گھر بنادیا ہے - یہہ ایک دعوی ہے کہ اس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ایسا نہیں کہ جسکی معزز رہنے کی پیشگوئی کی گئی ہو اور پھر وہ ہمیشہ کے لئے معزز رہا ہو دنیا بھر کی تمام مساجد سے بڑی معزز مسجد بیت المقدس تھی جسکے مہتمم ملوک و انبیا رہے اور ۱۳ برس میں ۱۵۶۰۰۰ ایک لاکھ چھپن ہزار آدمی نے تیار کی - کیا اسکی عزت قائم رہگی ہرگز نہیں بلکہ دو دفعہ زمانہ بخت و نصر و بابلیان میں بیخ و بن سے اکھڑ گئے اور یہانتک اسکی بے ادبی ہوئی کہ سور کی قربانی اس میں کیگئی مگر بیت اللہ شریف ابتک معزز رہی ہے - خلاصہ یہہ کہ جیسا اللہ تعالے نے اسکو معزز مکرم فرمایا ابتک معزز ہی ہے -

دوسرا قیاما للناس میں فرمایا کہ اسکا وجود اور اسکی عزت جبتک قیام وجود انسان ہے برابر رہیگی یہہ دوسرا اور تیسرا دعوی ہے اور بعد اس کے ایک اور تحدی فرمائی ہے کہ -

چوتھا ذالک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السموات وما فی الارض یہہ پیشگوئی اس لئے ہے کہ ہر زمانہ کے لوگ سمجھتے رہیں کہ اللہ تعالی ہے اور وہ علیم ہے یہہ کتنا بڑا دعوی ہے بڑی بڑی مساجد اور گرجے اور شاہی تخت گاہ و مکانات کا نام و نشان مٹ گیا خصوصاً تغیر سلطنت سے مگر اسکی عزت ویسی کی ویسی ہی قایم ہے -

بلکہ اللہ تعالی نے ایک جگہ یہہ بھی فرمادیا ہے کہ بیت اللہ دست برد بادشاہ گردیوں سے محفوظ رہیگا چنانچہ فرمایا

یعنی یہہ بیت اللہ ہمیشہ آزاد رہیگا کسی سلطنت کے ماتحت ہی نہیں ہوگا چنانچہ سلطان روم بھی اپنا لقب خادم الحرمین رکھنا اپنا فخر سمجھتا ہے نپولین نے مصر تک فتح کرلیا مگر بیت اللہ شریف کے فتح کی اسکو بھی توفیق نہ ملی - اب جائے غور ہے جس ذات پاک کے غلاموں کی معجزات انگشت ہوں جس کے قرآن مجید کے معجزے ہر زمانہ میں اپنے سچائی دکہاتے ہوں کیا اس کے معجزات پر بہی کوئی شک ہوسکتا ہے - معترض صاحب یہاں آدین اور معجزات قرآنی کہ سنیں اور غلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا صد در ہر روز کئی کئی بار دیکھیں تاکہ ان کے دل سے شک رفع ہو -

۲ - سوال معراج شریف خواب تھی یا بیداری - اگر خواب تھی تو خواب قابل اعتبار نہیں اگر بیداری تھی تو تین میل سے اوپر آدمی جا نہیں سکتا -

جواب - خواب پر یقین کرنا مسلمان کا فرض ہے اللہ تعالی نے سورہ یوسف میں بچہ کا خواب کافر بادشاہ کا خواب فاسق فاجر کا خواب بیگناہ کا خواب اور سورہ فتح میں نبی کا خواب بیان فرماکر

تصدیق فرمایا پھر مذاہب آسمانی ہندو - یہود - مجوس بروئے اپنی کتابوں کے خواب کو مانتے ہیں فلاسفر بھی مانتے ہیں دیکھو ابو علی سینا کی تصانیف

بہرحال خواب تو ہمیشہ ناقابل اعتبار نہ عقلاً -

دوسرا معراج خواب بھی نہیں تھا بلکہ عین بیداری ہاں ایک اعلیٰ درجہ کی بیداری تھی اور ایک لطیف جسم کے ساتھ تھا جسکا قیاس کثیف جسم کے ساتھ نہیں ہو سکتا سبحان الذی اسری بعبدہ اور وما جعلنا الرویا التی میں یہی رویا مراد ہے - مگر لفظ رویا کا وسیع ہے جیسے خواب کی رویت پر بولا جاتا ہے اسی طرح بیداری کی رویت پر بھی بولا جاتا ہے -

۳- سوال وھو بالافق الاعلی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی ...

ان عجیب آیاتوں کا کیا مطلب ہے

جواب - اس رکوع شریف کی تفسیر مولانا مولوی نور الدین صاحب نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۹ تا ۲۰۰ پر لکھی ہے میں اسکا خلاصہ اپنے لفظوں میں یہاں لکھتا ہوں آپ وہاں سے دیکھ لیں والنجم اذا ھوی قسم ہے ثریا کی جب کہ سمت الراس سے نیچے ہو - یہ قاعدہ ہر ملک میں مروج ہے کہ ضروری مطالب کو الفاظ تاکیدی اور دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے اور ہر زبان و ملک میں خصوصاً ایشیا میں قسم سے بڑھ کر کوئی لفظ تاکیدی نہیں اور قرآن مجید بھی عربی زبان میں نازل ہوا جو ایشیائی ملکوں میں سے ہے اس لئے اسمیں بھی قسموں کا استعمال حسب محاورہ عرب ہوا -

قرآن کریم نے باوجود قسموں کے دلائل کو بھی ساتھ رکھا یعنی جن چیزوں کی قسمیں بیان فرمائیں وہی اشیا دلائل ثبوت دعوی و گواہ قرار دئے چنانچہ یہاں ضرورت نبوت ایک دعوی اور والنجم اسکا ثبوت ہے - ریگستان و بحری سفر کرنے والے جہاں کوئی سڑک یا راہ نما نہوں النجم (ثریا) سے اپنا سمت مقرر کر لیا کرتے ہیں جیسے آج جہازی مسافر قطب نما سے قائم کرتے ہیں اور عموماً رات کو سفر کیا کرتے ہیں خصوصاً اگر ملک یا موسم گرم اور پانی کی قلت بھی ہو جیسے کہ عرب کا رواج تھا اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے و بالنجم ھم یھتدون یعنی وہ لوگ النجم ثریا سے راہ پاتے ہیں چونکہ النجم جب سمت الراس پر ہو راستہ کا پتہ نہیں دیتا اس لئے فرمایا اذا ھوی یعنی جب مشرق یا مغرب کی جانب جھکا ہو - اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات کی اندھیریوں میں جنگلوں میں جہاں راستہ کا پتہ نہیں ہوتا تم النجم سے راہ پانے کے محتاج ہو تو کیا تم روحانی منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے کسی النجم کے محتاج نہیں - ضرور ہو جس رب العالمین نے اپنی ربوبیت سے ظاہری منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے تمکو النجم دیا ہے وہ روحانی منزل تک پہونچنے کے لئے راہ نمائی کرتا ہے وہ کون ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے - ماضل صاحبکم وما غوی یعنی تمہارا ساتھی نہ کبھی بھولا نہ کبھی خلاف علم کوئی کام کیا کسی ہادی کے دعوی کو نہ ماننے کا یا تو یہ سبب ہوتا ہے کہ ماننے والے اس کے حالات سے پورے واقف نہیں - یا انکو علم صحیح نہیں یا علم کے مطابق عمل نہ کریں سو یہ نبی ان تینوں نقصوں سے بری اور پاک ہے -

اول - فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ یعنی یہ تمہارا صاحب ہے تم میں ہی چالیس سال نہایت امانت دیانت تقوی سے گذاری اور تم نے کبھی اسکا صاحب ہونا ناپسند نہیں کیا بلکہ محمد امین صلی اللہ علیہ وسلم کہلایا اس لئے فرمایا صاحبکم - تعجب کہ قرآن مجید نبی کا قوم سے ہونا ایسا ضروری بیان فرماتا ہے کہ باوجود یکہ وہ اس قوم کا بھی ہو اسکا اس قوم میں .... رہنا بھی ضرور ہے تاکہ اس کے اخلاق عادات معاملات کا بھی علم ہو ہمارے مخالف منتظر آسمانی مسیح یا خونی مہدی یا غار سے نکلنے والے مہدی کے غور کریں کہ اجنبی کو آسمان سے اتار کر یا غار سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی سنت ہی نہیں کہ کسی قوم کی طرف بھیجے -

دوسرا - ہمیشہ جو تدبیر تمہاری یا اپنی بہتری کی نکالے وہ مثمر ثمرات نیک ہوئی اس لئے فرمایا ما غوی -

تیسرا چالیس سال کبھی کسی بدی بدعملی کا مرتکب نہیں ہوا چنانچہ فرمایا وانا اول المسلمین یعنی میں اول درجہ کا فرمانبردار ہوں -

چونکہ غیر معلومہ نتائج پر پہونچنے کے لئے ہمیشہ معلومہ مقدمات سے استدلال کیا جاتا ہے اس لئے آپ لوگ چالیس سالہ تجربہ سے سمجھ سکتے ہو کہ جس نے اتنی عمر میں کسی آدمی پر افترا نہیں کیا اب یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر افترا کریگا لہذا بعد غور یہ نتیجہ نکلیگا کہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنی اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ وحی الہی سے ہی بولتا ہے جو اسپر وحی کی جاتی ہے - علمہ شدید القوی ذو مرۃ فاستوی وھو بالافق الاعلی - یعنی سکھایا اسکو بڑی طاقتوں نے جو بڑے جگر کا تھا پس پر انظر آیا اور وہ اب بلند کنارے پر ہے یعنی اسکو تعلیم کسی کمزور معلم کی نہیں اور نہ یہ کہ پورا تعلیم یافتہ نہ ہو بلکہ اپنی تعلیم میں ٹھیک ٹھاک ہو کر اعلیٰ کنارہ پر پہونچ گیا ہے - ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی - یعنی پھر نزدیک ہوا اور پاس کھڑا ہوا - پس دو کمانوں کا اندازہ یا اس بھی قریب تر ہو گیا قاعدہ ہے کہ جسقدر کوئی غلام کسی آقا کی زیادہ فرمانبرداری کرتا ہے اتنا ہی اس سید و آقا کا میلان بھی اسکی طرف ہو اکرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اسقدر میرے نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اسکی آنکھ کان ہاتھ پاؤں ہو جاتا ہوں عرب میں دستور تھا جو دو آدمی باہم اتحاد کرتے تو اپنی اپنی کمان گھر سے لاتے اور دونوں کمانوں کو جوڑ کر جنکی شکل اب ایک کمان کی ہو گئی ہے انمیں ایک تیر رکھ کر چلاتے اس کے معنی یہ ہوتے کہ جس طرف تیری کمان تیر چلائیگی میری بھی چلائیگی اب تیری کمان اور میری کمان دو نہیں ایک ہی ہے غرض تیرا دوست میرا دوست تیرا دشمن میرا دشمن ہے -

دونوں کمانوں کی شکل ◠ ◠ جب انکو جمع کیا گیا تو یہ شکل ہو گئی - ◠

فاوحی الی عبدہ ما اوحی - یعنی پس جب وحی کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی طرف وہ عظیم الشان کلام اور تعلیم جو وحی کی - یعنی نتیجہ اس اتحاد کا یہ ہوا کہ ہمنے اپنے بندہ پر وحی نازل کیا - جب اللہ تعالیٰ نے ذکر دنو و قرب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا تو نتیجہ اس کامل عبودیت و کامل میلان الوہیت کا بیان فرمایا جو وحی الہی ہے - ما کذب الفواد ما رای یعنی اس دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا اور مغالطہ نہ کھایا اب اس مدعی وحی کی راستی و عمدہ حالت کا بیان فرمایا افتمارونہ علی ما یری یعنی کیا تم اس کے دیدہ پر

جھگڑتے ہو - عرب میں رواج تھا کہ جب کوئی بڑی بھاری انجمن کرنا چاہتے تو چونکہ بسبب کثرت کے مکان میں گنجائش نہ ہوتی تھی اس لئے کسی بیری کے نیچے جا بیٹھتے جو اس ملک میں بڑا درخت سمجھا جاتا چونکہ صاحب الوحی کے اول مخاطب عرب ہیں اس لئے اللہ تعالےٰ انکو فرماتا ہے ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ عند سدرۃ المنتھیٰ یعنی یقیناً اس نے اُسے بار دیگر دیکھا یعنی اظہار ثانی کی سدرۃ المنتھیٰ کے پاس یعنی قسم بھی بڑی بیری کے پاس مشورہ کیا کرتے ہو مگر جس بیری کے نیچے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا وہ سب سے بڑی بیری اور عدد بیری ہے جس بیری کی تعریف ہے عندھا جنۃ الماوی اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ

یعنی اس بیری کے پاس جنۃ الماویٰ ہے اس بیری کو بڑے اعلیٰ درجہ کے انوار ڈھانکے ہوئے ہیں کیا مطلب اس بیری والے مشورہ پر جو چلیں گے ان کو جنۃ الماویٰ جیسی جگہوں میں نیل فرات بہتے ہیں ملیگا مازاغ البصر وما طغیٰ لقد رای من اٰیات ربہ الکبریٰ اسکی آنکھ نے کبھی نہیں اور غلطی نہیں کہاں تم اور اپنے رب کے بڑے بڑے نشان دیکھے - افرأیتم اللات والعزیٰ ومناۃ الثالثۃ الاخریٰ یعنی واہ کیا تم نے لات اور عزیٰ دیکھا ہاں وہ تیسرا بھی دیکھا جو مناۃ کہلاتا ہے گزرا ہے یعنی کیا مطلب تم بھی اپنی بیری کے نیچے والے مشورہ پر غور کرو تمہارا نتیجہ تحقیق وہی تیرے بت ہی نکلے جو خود ہی بنائے اور ایسی چیزیں بنائے تمہارے انسان کی خادم ہے بلکہ ذلیل ترین خدمت استنجاء کی بھی انکے سپرد ہی ہے کیا ذلیل چیز معبود ہونے کے لائق ہوسکتی ہے - ہاں کہیں ان ایک اور بھی تمہاری بیری کی کیٹی کا نتیجہ الکم الذکر ولہ الانثیٰ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ یعنی کیا تمہارے لئے بیٹے اور اس (اللہ) کے لئے بیٹیاں یہ تو بڑی بھونڈی تقسیم ہے یعنی اللہ خالق السمٰوات والارض رب العالمین ہمارے لئے بیٹیاں جن کو تم پسند نہیں کرتے اور تمہارے لئے بیٹے یہ ہم پرستی ہے جو تمہاری بڑی بڑی مجلسوں کمیٹیوں میں پاس ہوئی -

غرض میں نے اس تفسیر میں بہت ہی اختصار سے کام لیا اگر آپ مفصل چاہیں تو اصل کتاب سے ملاحظہ فرماویں -

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا نبی الا اٰیاتہ وصلی وسلم وبارک علیٰ نبیک وحبیبک وصفیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم واٰلہ واحمد صلی اللہ علیہ وسلم واٰلہ واصحابھما اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

(حکیم فضل الٰہی از قادیان)

ڈائری

۱۰- فروری - حضرۃ حکیم الامۃ نے کسی شخص کا قول بیان فرمایا کہ وہ کہتا ہے کہ لڑکے بیماریاں آیا ہی کرتی ہیں ان کو خدا کے غضب سے کیا تعلق ہے حضرت نے فرمایا مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں ہوتا قرآن کریم کے منکر ہیں دہریہ ہیں کیا موسیٰ - نوح علیہ السلام کے وقت میں یونہی بیماریاں آئی تھیں یا کہ خدا تعالےٰ نے ان کا کوئی

سبب بیان فرمایا ہے -

فرمایا اسی دفعہ طاعون خطرناک شکل پکڑتی جاتی ہے ہمیں تو اس سے خوشی ہوتی ہے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی اور دنیا کی ناپائیداری اہل دنیا پر ثابت ہوتی ہے - خدا را بخدا توان شناخت - سوفسطائے جو حقیقت اشیاء کے منکر ہیں اُن کا جواب یہی لکھا ہے کہ انکو جب آگ میں ڈالا جاتا ہے تو تب حقیقت اشیاء کے قائل ہو جاتے ہیں -

اب اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت دنیا پر واضح فرما رہا ہے -

سعد اللہ لدھیانوی کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ میں نے اپنے قصیدہ انجام آتھم میں اس کے متعلق لکھا تھا اذیتنی خبثاً فلست بصادق ان لم تمت بالخزی یا ابن بغا + یعنی خباثت سے تو نے مجھے ایذا دی ہے پس اگر تو اب رسوا ہوکے ہلاک نہ ہوا تو میں اپنے دعویٰ میں سچا نہ ٹھہروں گا اسے سرکش انسان -

فرمایا اسی طرح مسعود اللہ نے بھی میرے حق میں لکھا ہے کہ تیرا افترا ہیں اور قطع وتین اور تیرا سلسلہ تباہ ہوگا -

اب یہ اوس نے مباہلہ کر لیا تھا دیکھو اب کون تباہ و ہلاک ہوئے مباہلہ کا نتیجہ تو یہ لکھتا ہے کہ یہ کذاب ہے اب دیکھو کہ کذاب کا یہی حال ہوتا ہے کہ اس کے مقابل پر مومن اور سچے ہلاک ہوتے جاویں ہر امر میں کاذب غالب ہو اور اس کو خدا کی نصرت ملتی جاوے اور خدا تعالیٰ سچوں پر تباہی اور ہلاکت وارد کرتا جاوے ہماری صداقت کا آفتاب چڑھ آیا ہے -

کیا خدا دجالوں اور کاذبوں کے ساتھ ایسا ہی کرتا آیا ہے کہ کاذبوں کو مہلت دیتا جاوے اور اون کے مقابل سچوں کو ہلاک کرتا جاوے کیا اس بات کا ثبوت کسی سابق زمانہ میں کوئی بھی گزرا ہے کہ خدا نے ایسا کیا ہو -

دراصل اب دنیا میں دہریت پھیل گئی ہے اب تو ہماری صداقت کا آفتاب چڑھ آیا ہے یہ وہ امور ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے -

۱۲- فروری نماز ظہر - مونگیر کی جماعت اور وہاں کے کسی مباحثہ کا ذکر ہوا فرمایا تحریری سوالات ہوں تو ہماری طرف سے بھی مخالفین کے لئے تحریری جواب دیا جاوے اور زبانی مباحثات مظنہ فساد ہوتے ہیں -

قاضی ظفر الدین متوفی کے قصیدہ کا ذکر ہوا جو اوس نے حضرت کے قصیدہ کے مقابلہ میں بنایا تھا اور اسکو خدا نے اتنی فرصت نہیں دی کہ اسکو شائع کرسکے اب اوسکو ثناء اللہ چھاپتا ہے حضرت نے فرمایا قصیدہ بنانے والا تو اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا اور رحمان سے رخصت ہوگیا اور وہ اسکو اپنی زندگی میں بھی شائع نہ کر سکا ثناء اللہ کو تو اتنی بھی لیاقت نہیں کہ اسکی تصحیح کر سکے -

فتاوے حکیم الامۃ

۱۱- فروری ۱۹۰۸ء ایک خط سے حضرت حکیم الامۃ کے آگے سوال پیش ہوا کہ مفقود الخبر زوج یعنی جس عورت کا شوہر بہت مدت سے گم ہوگیا ہو وہ عورت کتنی مدت کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے - فرمایا - چار سال تک اگر مفقود الخبر ہے تو اسکو فوت شدہ تصور کیا جاوے اور چار سال کے بعد وہ عورت جس کا خاوند چار سال سے گم ہو چار مہینے دس دن عدت میں رہے بعد ازاں دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے پھر پہلا اگر آجاوے تو پہلے کا کوئی حق نہیں - آج مغرب و عشاء کی نماز بسبب بارش جمع کی گئی - اور لئے فرض مغرب و عشاء کے بعد راقم حروف نے حضرت حکیم الامۃ سے دریافت کیا کہ کیا سنتیں پڑھی جاویں یا نہیں - فرمایا سنتیں اور وتر بھی پڑھنے چاہئیں - ۱۲- فروری راقم حروف نے مولوی صاحب سے سوتی جرابوں کے متعلق عرض کی کہ پیچھے سے تین انگل پھٹی ہوئی ہیں ان پر مسح ہوسکتا ہے یا نہیں مولوی صاحب نے فرمایا قرآن و حدیث میں اس امر کے متعلق اتنی موشگافی نہیں پائی جاتی - مسح جائز ہے -

شاہِ کابل و سزائے اختلاف مذہب

مسٹر کیٹ ڈالی۔ اخبار ڈیلی ایکسپریس میں زیر عنوان "تو سال کابل میں" اپنا تجربہ و مشاہدہ لکھتی ہے۔ اور یہ مضمون اس عنوان کے نیچے اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ پر نقل ہوا ہے۔ جو حالات کہ میم صاحبہ ممدوحہ نے تحریر فرمائے ہیں۔ وہ بہت دلچسپ ہیں۔ اور بالخصوص ایسے لوگوں کے لئے جو اہل مغرب ہیں یا مغربی روشنی سے متاثر ہو چکے ہیں۔ خالی از دلچسپی نہیں ہیں۔ ایک واقعہ یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ چند مُلانے کابل میں ایسے متعین ہیں جو گلی کوچوں میں پھرتے رہتے ہیں۔ اور نماز کے وقت اگر کوئی ایسا آدمی ان مُلانوں کو مل جاوے جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ یا مسجد میں نہ گیا ہو تو اسکو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ اپنی معذوری پر کوئی کافی روشنی نہ ڈال سکے یا وجہ نہ بتلا سکے جو ان مُلانوں کے خیال یا رائے میں شرعی عذر تک پہنچتی ہو تو فوراً اس کو گرفتار کر کے اس کا منہ اور چہرہ کالا کیا جاتا ہے اور اس کو گدھے پر بٹھایا جاتا ہے اور گدھے کی دُم کی طرف اس کا منہ کیا جاتا ہے اور اس کو تمام شہر میں تشہیر کیا جاتا ہے۔ اور شہر اور بازار گلی کوچوں کے لوگ اس پر ہنسی اور ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ پھر اسی طرح مختلف امورات تحریر فرمانے کے بعد لائق نامہ نگار وہ دل کو سخت صدمہ پہنچانے والا واقعہ بیان کرتی ہے جس کی طرف ہم ناظرین اخبار ہذا اور دیگر مہذبین کو اور مذہبی دُنیا کی توجہ کو مبذول کرانا چاہتی ہیں۔ وہ سخت سزائے اختلاف مذہب کی ہے۔ فروعی باتوں پر۔ ہم اس واقعہ کو خود انہی الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔

سزائے موت بذریعہ سنگساری

یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ ان روشنی اور تہذیب کے دنوں میں بھی پُرانے مشرقی طریقہ سنگساری کے ذریعہ سے کسی شخص کی جان لی جاوے۔ لیکن دو ایسے واقعات میری موجودگی میں کابل میں وقوع پذیر ہوئے جو صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ ایسی حالت میں صرف یہ کہا جاتا ہے۔ کہ کافر یا ملزم کو شہر کے گنجان حصوں میں سے گھسیٹ کر سنگسار کرنے کی جگہ پر لے جاتے ہیں۔ جو کوہِ سیاہ کے نام Place of Black Stones سے مشہور ہے

جب یہ متعصب گروہ تمسخر اور ہنسی اور گالیاں نکالتا ہوا اور ملزم پر لعنت بھیجتا ہوا جائے موسومہ کی طرف جاتا ہے تو ہر شخص اپنے ہاتھ میں ایسا بھاری پتھر رکھ لیتا ہے جتنا کہ وہ اُٹھا سکتا ہو اور مارنے کے لئے پھینک سکتا ہو۔ جب جائے موسومہ پر سب لوگ پہنچ جاتے ہیں۔ تو فتوے دینے والا سب سے پہلے اپنا پتھر اُس بدنصیب شخص پر چلاتا ہے۔ پھر سب لوگ اس کی طرف پتھروں کی بوچھاڑ شروع کرتے ہیں۔ بدنصیب ملزم بیہوش یا مُردہ ان پتھروں کے نیچے تین دن تک پڑا رہتا ہے۔ اور اس کی لاش کے اوپر پہرہ شاہی لگا رہتا ہے۔ تین روز گذر جانے کے بعد لاش متوفی کے ورثا یا رشتہ داروں کو مل جاتی ہے۔

سر دست ہم اس سزا کے جائز ناجائز ہونے پر فکر نہیں کرنا چاہتے جو امر کہ قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ فروعی مسائل کے اختلافات نے فتویٰ کفر تیار کر کے اس طرح بیرحمی اور خلاف شریعت سنگسار کر دینا کسی مذہب نے جائز نہیں رکھا۔ اور ہم شاہ کابل خلد اللہ ملکہ کی توجہ اس بیرحم سلوک کی طرف دلوانا چاہتے ہیں۔ اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ شاہ کابل اس امر کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت کے پاس کون سے شرعی دلائل ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ مذہبی آزادی کا اس طرح بیجا خون کرتے ہیں۔ اور پھر باوجود اس سلوک کے شاہِ والا تبار شیعوں میں اس بات پر فخر اور مباہات سے کہنے کو تیار ہیں کہ وہ متعصب نہیں اور اُن کے ملک میں ہر فرقہ کو مذہبی آزادی ہے۔ کیا وہ اس بات کا کوئی جواب دے سکتے ہیں کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کس گناہ کے بدلہ سنگسار کئے گئے۔ کیا وہ یہی اختلاف مذہب نہیں تھا۔ اور وہ اختلاف بھی ایسا جو محقق نہ ہو۔ اگر حضرت ممدوح نے اس واقعہ کے بعد اپنی پولیسی کو بدل دیا ہے تو بھی ہم اُمید رکھتے ہیں کہ اس کے بارہ میں حضرت ممدوح خاص طور پر اعلان فرما دینگے۔ اور آئے دن جو کابل کے ملک سے احمدیوں کو جو ہر طرح سے بادشاہِ وقت کی فرمانبرداری اور اطاعت اپنا فرض مذہبی سمجھتے ہیں۔ ہجرت کر کے ہندوستان میں آنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کی تمہید بند ہو۔ بہرحال اگر ہندوستان کے علماء کی طرح وہاں بھی تکفیر کا بازار گرم ہے۔ تو سلطنت افغانستان میں اس قسم کے کئی واقعات وقتاً فوقتاً پیش آنے کا احتمال ہے۔ جبتک مذہبی آزادی نہ ہو۔ اور تقلید کے جکڑبندوں سے آزاد ہو کر مسلمان خود مذہبی معاملات میں غور اور فکر سے کام لینا شروع نہ کریں۔ دماغی حالت مسلمانوں کی درست نہیں ہو سکتی۔ ہم خداوند تعالیٰ سے اخیر میں دعا مانگتے ہیں کہ خداوند کریم مسلمانوں کے بادشاہوں پر۔ مسلمانوں پر اپنے فضل و کرم سے رحم کرے۔ اور وہ کم سے کم اسقدر رحم کا نمونہ اپنے محدود میں اپنے ملک میں ظاہر کریں جس قدر کہ عیسائی سلطنتوں میں پایا جاتا ہے۔ ہم خدا کا ہزار ہزار شکر کرتے ہیں کہ اسنے برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ رکھکر ہم کو ہر طرح کی آزادی دی۔ فھل جزاء الاحسان الا الاحسان ✤ (راقم ایک مسلمان از ایبٹ آباد۔)

ڈایری

۹۔ فروری

خط سے سوال پیش ہوا کہ مکان میں میرا پانچسو روپیہ کا حصہ ہے اُس حصہ میں مجھ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

حضرت نے فرمایا۔ جواہرات و مکانات پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔

نماز عصر کے وقت طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس وقت جو بے وقت بارش متواتر برس رہی ہے واللہ اعلم اس سے طاعونی کیڑے ہی پرورش پا رہے ہیں۔

۱۰۔ فروری نماز عصر

آریوں کی مذہبی کانفرنس مقام گوجرانوالہ کے ذکر پر مفتی صاحب کو فرمایا انکو لکھو کہ اگر تم انکم تین گھنٹہ ہماری تقریر کے لئے مقرر کرو تو ہم مضمون لکھکر سنانے کو بھیج سکتے ہیں۔

۱۱۔ فروری

قبل ظہر۔ مفتی صاحب نے کسی شخص کا سوال خط سے پیش کیا کہ میں نے ایک بیوہ عورت کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ آپ نے اُس کے ساتھ نکاح سے منع فرمایا۔ کیا اسپر عمل کیا جاوے یا نہیں۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ آں حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔ لہذا اُسپر عمل کیا جاوے۔

پھر خط سے سوال پیش ہوا کہ کئی اشخاص نے ایک گائے قربانی کرنے کے لئے خریدی تھی جن میں سے ایک احمدی تھا۔ غیر احمدیوں نے اسکو اس وجہ سے اُس گائے کا حصہ قیمت واپس دیدیا کہ اس کا حصہ قربانی میں رکھنے سے قربانی نہ ہوگی اس لئے اُس شخص نے لکھا کہ میں اپنی قربانی کا حصہ نقد قادیان میں بھیج سکتا ہوں یا نہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اُس کو لکھو کہ قربانی کا جانور اُس قیمت سے لیکر وہاں ہی قربانی کردے۔ عرض کی گئی کہ اُس کا حصہ قیمت جو گائے کے خریدنے میں تھا وہ بہت تھوڑا ہے اس سے دنبہ بکرا خرید نہیں سکیگا۔ حضرت نے فرمایا اُس کو لکھو کہ تم نے جبکہ اپنے اوپر قربانی ٹھہرائی ہے اور طاقت ہے تو اب تم پر اُس کا دینا لازم ہے اور اگر طاقت نہیں تو پھر اُس کا دینا لازم نہیں۔

خط سے سوال پیش ہوا کہ میں بوقت سحر بماہ رمضان اندر بیٹھا ہوا بے خبری سے کھاتا پیتا رہا جب باہر نکل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفیدی ظاہر ہوگئی ہے۔ کیا وہ روزہ میرے اوپر رکھنا لازم ہے یا نہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ بے خبری میں کھایا پیا تو اُسپر اُس روزہ کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔

پھر سوال ہوا کہ کتب سے .... فرضی روزے مراد ہیں یا اور روزے مراد ہیں حضرت نے فرمایا کتب سے .... فرضی روزے مراد ہیں۔

۱۲۔ فروری

نماز ظہر۔ آج حضرت اقدس نماز ظہر میں تشریف لائے ایک مولوی صاحب حدود افغانستان سے حضرت کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے مصافحہ کے بعد حضرت نے اُن کے کوائف سفر و صعوبت راہ کی حالت دریافت فرمائے۔ بعد ازاں حکومت افغانستان کی عدم حریت و آزادی کے متعلق ذکر ہوا فرمایا کہ اخبارات میں جو آجکل لکھا جا رہا ہے کہ حکومت افغانستان میں ہر مذہب کے لوگوں کو عام آزادی حاصل ہے یہ امر دروغ بیفروغ ہے کیونکہ اگر افغانستان میں ہندوستان جیسی حریت اور آزادی ہر مذہب کے لوگوں کو حاصل ہوتی تو اخوندزادہ حضرت مولوی محمد عبداللطیف کو اس سخت بے دردی سے اختلاف مذہب کے سبب اُس حکومت میں ہلاک نہ کیا جاتا۔

بعد ازاں حضرت نے خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کا ذکر فرمایا جو پہلے درج ہو چکی ہے اور اُس میں سے مندرجہ ذیل فقرہ سُنایا (آسمان ٹوٹ پڑا انسان معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے) تشریح میں فرمایا۔ اگرچہ کثرت بارش سے بھی آسمان کا ٹوٹ پڑنا مراد ہو سکتا ہے مگر .... ان الہامات کی تشریح میں ہم کسی پہلو پر زور نہیں دیتے جس طرح اللہ تعالیٰ نے جس رنگ و صورت میں چاہا واقع ہونگے ان الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دہشتناک امر واقع ہونے والا ہے جس سے لوگ متحیر و خوف زدہ ہو جاوینگے لہذا خدا تعالیٰ نے اُن کی طرف سے حکایتہً بیان فرمایا ہے کہ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں ہے قریب آگیا ہے۔

پھر حضرت اقدس نے فاضل امروہی سے استفسار فرمایا کہ خطوط سے معلوم ہوتا ہوگا آپ کی طرف بارش زور سے برس رہی ہے یا نہیں مولوی صاحب نے عرض کی کہ اُس طرف اتنی بارش نہیں ہے جس قدر اس طرف برس رہی ہے پھر حضرت نے بیماری طاعون کا حال پوچھا مولوی صاحب نے عرض کی بیماری اُس طرف بہت ہے۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ ثناء اللہ لکھتا ہے کہ سعد اللہ کی وفات کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی حالانکہ یہ پیشگوئی روز روشن کی طرح پوری ہو گئی ہے حقیقت الوحی میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق زبردست دلائل لکھے جاویں گے۔

فرمایا ثناء اللہ بہ نسبت محمد حسین بٹالوی کے بدگوئی میں بڑھ گیا ہے۔

محمد حسین بٹالوی کا ذکر ہوا۔ فاضل امروہی نے عرض کی کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ اُس نے کہا تھا کہ مَیں نے ہی اِن کو یعنے حضور کو عروج پر چڑھایا تھا اور میں ہی گرا دونگا مگر معاملہ برعکس ہوا محمد حسین کے اس چڑہانے و اوتارنے سے مراد پہلے براہین احمدیہ میں ریویو لکھنا اور پھر حضرۃ اقدس پر تکفیر کا فتویٰ تیار کرنا اور مولویوں کی مہریں لگانا ہے)

اس جگہ تو یوماً فیوماً ترقی ہو رہی ہے اور مشرق و مغرب کی مخلوق آ پہنچی ہے اور محمد حسین اکیلا و طرید ہ رہ گیا ہے۔ اکثر احباب نے اس کو چھوڑ دیا ہے ایک زمانہ تھا کہ اشاعت السنہ سے اس کو تین سو روپیہ تک بچ جاتا تھا اب کوئی اس سے پوچھے کہ کیا حال ہے۔

حضرت نے فرمایا محمد حسین ہمیشہ ہمارے پاس آیا جایا کرتا تھا ۱۵ روز تک بٹالہ میں نہیں ٹھہر سکتا تھا بلکہ ہمارے پاس آجاتا تھا ایک دفعہ اسکے متعلق اسکے باپ نے ایک سخت ناگوار اشتہار دینا چاہا تھا اور محمد حسین نے مجھ کو کہا کہ میرے باپ کو اس امر سے منع کرو چنانچہ ہم نے اس کو اس امر سے روکا تھا

میر ناصر نواب صاحب نے خواب بیان کی کہ تھوڑے روز ہوئے میں نے محمد حسین کو خواب میں دیکھا کہ سامنے سے چلا آتا ہے اور میرے ساتھ مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں نے بھی اُس کے ساتھ مصافحہ کیا اتنے میں مجھ کو آواز آئی جو جھکے آپ اُس سے جھک جائے۔

نماز عصر

نماز عصر کو حضرت اقدس مسجد میں تشریف لائے نووارد افغان مولوی صاحب سے بزبان فارسی استفسار فرمایا کہ آپ کے ملک میں سردی کا کیا حال ہے اُس نے عرض کی ہمارے ملک میں بہت سردی ہوتی ہے بالخصوص تین ماہ میں سخت سردی پڑتی ہے فصل برف کے نیچے دب جاتے ہیں۔

حضرت نے پوچھا کہ افغانستان میں عربی کی کیا کیا کتابیں لوگ پڑھتے ہیں۔ افغان مولوی صاحب نے عرض کی کہ فقہ کا زیادہ رواج ہے قدوری۔ کنز۔ شرح وقایہ۔ ہدایہ پڑھ لیتے ہیں۔ زیادہ علوم سے اکثر علماء بے بہرہ ہوتے ہیں حدیث کے علم کا رواج افغانستان میں نہیں ہے۔

سفر ریل میں ایک افغان مولوی مجھے ملا میرے پاس بخاری شریف تھی اُس نے میرے پاس بخاری شریف دیکھکر کہا کہ تم وہابی ہو حضرت حکیم الامۃ نے فرمایا۔ خود مولف بخاری شریف کو ان لوگوں کی بھائی بندوں نے بخارا سے جلاوطن کر دیا تھا بعد ازاں جماعت کھڑی ہو گئی ادائے نماز کے بعد حضرت اندر تشریف لے گئے۔

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی کے الہامی الفاظ ہیں یہ وحی ۵ مئی ۱۹۰۶ء کو ہوئی۔ اور فوراً اخبارات اور رسائل میں شایع کر دی گئی۔ اس وحی الٰہی کے متعلق جو تصریح اس وقت کی گئی تھی اسے یہاں درج کر دیا جاتا ہے۔

۵ مئی ۱۹۰۶ء الہام۔ پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کے موجب ہوتی ہے اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں ان معنوں کی بنا پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کریگا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلایل اور شواہد میسر آجائیں جن سے اُس کا دل مطمئن ہو جاوے اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہو گئی یعنی ایسے دلایل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کلی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے تو اُس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ اس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہو گی کہ چونکہ گذشتہ دنوں زلزلوں کی نسبت کچھ طرح لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنے کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہو گا جس سے اُن کے ثلج قلب ہو جائیگی اور گذشتہ شکوک و شبہات بکلی دور ہو جائیں گے اور حجت پوری ہو جائیگی۔ اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائینگے اور جب بہار کا موسم آئیگا تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہو گا کہ مخالفین کے مُنہ بند ہو جائینگے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے تو خدا تعالےٰ کوئی اور سماوی آفت نازل کریگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب اُن الفاظ پر غور کرو جو پہنے جلی قلم سے لکھ دیئے ہیں۔ کہ کس طرح پر قبل از وقت اللہ تعالیٰ کے اعلام و الہام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو شایع کیا تھا اور ظاہر کر دیا گیا تھا کہ موسم بہار میں غیر معمولی برف و باران کا گویا ایک طوفان آجاوے گا۔

اس موسم بہار میں جس صفائی اور خوبی سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے اس پر کسی لمبی بحث کی حاجت نہیں۔ یورپ میں سردی کی شدت نے بھی اگرچہ ایک رنگ میں اس پیشگوئی کو پورا کیا ہے لیکن خود پنجاب میں جو حالت ہو رہی ہے اس سے غالباً کوئی متنفس ناواقف نہیں۔ آسمان غیر معمولی طور پر جھکا ہوا ہے اور بارش کا سلسلہ کچھ ایسے طور پر شروع ہوا ہے جو ایک خطرناک صورت دکھا رہا ہے۔ بجائے اسکے کہ میں اسپر کچھ لکھوں ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء کے اخبار عام سے کچھ حصہ یہاں درج کر دیا جاتا ہے۔ پڑھنے والے اسپر غور کریں اور خدا تعالیٰ اسکے نشانات کی ہتک کرنے سے باز آئیں کیونکہ اس کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوا کرتا۔

موسم پنجاب کی حالت۔ پچھلے ہفتے کی رپورٹ فصلات سے ظاہر ہے کہ تمام اضلاع پنجاب میں کہیں معتدل اور کہیں عمدہ بارش ہوئی ہے۔ لیکن لاہور میں یہ حال ہے کہ دو ہفتہ سے بھی زیادہ عرصے سے بادل پیچھے لگ رہے ہیں اور لوگوں کو بجائے خوش کرنے کے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ جب کبھی بارش کی قلت ہوتی ہے تو عذر جنگلات کے کٹنے کا پیش کیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اسی باعث بارش ہونا موقوف ہو رہا ہے حالانکہ دوسرے موقعہ پر یہ عذر بالکل فضول بلکہ لغو معلوم ہوتا ہے۔ دو روز تک آسمان بارش سے خالی تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ شائد اب بس کر دیگا لیکن اتوار اور سوموار کی درمیانی رات کے پچھلے نصف حصے میں بارش اس زور اور ایسی افراط سے ہوئی کہ لوگ بستروں پر لیٹے ہوئے توبہ الامان پکارتے تھے اور حیران تھے کہ کہیں خدانخواستہ بارش کی رحمت مبدل بہ زحمت نہ ہو جاوے۔ اس کے ساتھ بجلی بھی خوب چمکتی اور آنکھوں کو خیرہ کرتی تھی اور اسکے ساتھ بادلوں کی گرج اور رعد کی کڑک دلوں کو دہلاتی تھی اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ خداوند عالم کو کیا منظور ہے۔ یہ موسم اور یہ بارش زراعتی لحاظ سے نہایت مفید اور مبارک ضرور ہے لیکن آخر اسکی بھی کچھ حد ہے۔ مثل مشہور ہے کہ افراط ہر ایک اچھی چیز کو بھی خراب کر دیتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جس بارش کو لوگ نعمت غیر مترقبہ سمجھتے اور لاکھ لاکھ شکر کرتے ہیں زحمت کی زحمت بن جائے اور فصلوں کی خرابی ہو کر کو اکھاڑ کر نیست و نابود کر ڈالے۔ اس بارش سے اندیشہ ہے کہ نشیب کی فصلیں دریا بُرد نہ ہو جائیں اور تمام امیدوں پر پانی پھر جاتا ہو۔ سب لوگ مارے حیرت کے دم بخود ہیں اور کہتے ہیں کہ معلوم پروردگار کی مرضی کیا ہے۔ کون آدمی یہاں دم مارنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ انسان سوچتا کچھ ہے اور پیش اور ہی کچھ آتا ہے تعجب کی بات ہے کہ چند روز قبل چڑیا کی قسم کے چھوٹے چھوٹے پرند بڑے شوق سے پانی میں نہاتے ہوئے دیکھے گئے باوجود سردی کی تیزی اور جاڑوں کی شدت کے یہ جانور پانی میں اس طرح نہاتے تھے کہ دیکھ کر تعجب ہوتا تھا کہ انکے اندر اتنی گرمی کیسے پیدا ہو گئی ہے۔ اور جانکار لوگ اس سے بارش کی افراط کا نتیجہ نکالتے تھے چنانچہ یہ خیال واقعی ثابت ہوا ہے۔ بادل اس وقت تک آسمان پر منڈلاتے ہیں۔ ابھی مطلع صاف ہے۔ دن کو دھوپ ہے۔ رات کو تارے ہیں اور ابھی دیکھتے دیکھتے ابر چھا رہا ہے اور بوندا باندی ہونے لگتی ہے۔ اس بارش مسلسل کے کارن ہر چیز میں مرطوب سیلن کی افراط پائی جاتی ہے۔ اب تو سب لوگ یہی چاہتے ہیں کہ بارش بس ہو اور دھوپ کی صورت نظر آئے۔ ہر ایک چیز اعتدال میں ہی لطف دیتی ہے۔ یہ بات ہے کہ موسم سرما میں بارشوں کی افراط سے بہ نسبت ان کی قلت کے زیادہ تر نقصان فصلات کا خوف مانا جاتا ہے قلت باران سے صرف غیر نہری فصلوں کا نقصان متصور ہے حالانکہ اس موسم میں مسلسل بارشوں سے نہری اور غیر نہری دونوں قسم کی فصلوں کے نقصان کا خوف ہوتا ہے۔ پچھلے ہفتے کی سرکاری رپورٹ میں کوئی ضلع نہیں جہاں بارش نہ ہوئی ہو۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کا سوال

تعلیم الاسلام کیا پیارا نام ہے اور اس نام کے اندر جو جذب اور مقناطیسی کشش رکھی ہوئی ہے اسے کچھ وہی دل محسوس کرتے ہیں جو اس قوم کے نونہالوں کی عملی حالت اور مذہبی تعلیم کے مسئلہ پر غور کرنے کے عادی ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہر فرد کے دل میں اس مبارک اور مقدس مدرسہ کی جو عظمت ہے میں الفاظ نہیں پاتا کہ اسے ظاہر کروں تاہم آجتک احمدی قوم جس ہمت اور جوانمردی کے ساتھ اس مدرسہ کو چلا رہی ہے وہ مخالفوں کی نظروں میں بھی قابل تعریف ہے * نو سال کے اندر مدرسہ تعلیم الاسلام نے جو ترقی کی ہے یہ وقت نہیں کہ اسے مفصل ظاہر کیا جاوے کیونکہ یہ امر مدرسہ کی وقتاً فوقتاً شایع شدہ رپورٹوں سے معلوم ہو سکتا ہے اور مناسب موقع ایسی تحریریں الحکم میں بھی شایع ہوتی رہی ہیں ایک معمولی پرائمری سکول سے اعلیٰ درجہ کے ہائی سکول تک اس مدرسہ کا پہنچنا خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور اُس کے مامور کی سچائی کا عجیب نشان ہے۔ مدرسہ کی تعلیمی حالت اور طلباء کی اخلاقی اور مذہبی تربیت کو غیر احمدیوں نے بھی پسند کیا اور قابل اطمینان پا کر اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں بھیجا ہے۔ اور ملک کے مختلف اضلاع سے طلباء کا آنا مدرسہ اور اُس کے ناظمین کے لئے قابل فخر امر ہے کیونکہ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مدرسہ کس وقعت اور عزت و اعتبار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے پچھلے دنوں برٹش ایسٹ افریقہ سے ایک معزز مسلمان نے اپنے بچہ کی تعلیم کے لئے قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو انتخاب کیا۔ ان امور کا ذکر میں نے محض تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کیا ہے۔

اب مدرسہ یوماً فیوماً خدا کے فضل سے اور اسکے بکمال ناظمین کی دعاؤں خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عقدہمت اور خاص توجہ کے باعث ترقی کر رہا ہے اور بورڈنگ سکول کی حیثیت اختیار کر رہا ہے۔ بورڈنگ سکولوں کا طریقہ تعلیم اور دستور جسقدر مفید اور موثر تسلیم کیا گیا ہے اسپر مجھے اب مزید بحث کی حاجت نہیں۔ طلباء کی کثرت نے صدر انجمن احمدیہ کو جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام انسٹیٹیوشنز کی مدیر ہے اس طرف متوجہ کیا کہ مدرسہ کو آبادی سے باہر ایک وسیع قطعہ زمین پر تعمیر کیا جاوے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ایک بہت بڑا قطعہ زمین ایک کثیر رقم کے صرف سے حاصل کیا گیا ہے اور اب اسپر تعمیر عمارت کا سوال مجلس ناظم کے سامنے ہے اس سال اس مجوزہ عمارت کا ایک حصہ بنایا جانا منظور کیا ہے جسپر تیس ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اور کل عمارت پر غالباً ایک لاکھ سے بھی زیادہ خرچ کی توقع کی جاتی ہے۔

آجتک مدرسہ کی مجلس ناظم نے گورنمنٹ سے کسی قسم کی مدد مدرسہ کے لئے نہیں لی بلکہ اپنی قوم ہی کی امداد پر اس مرحلہ تک مدرسہ کو پہنچایا ہے جس کی تزئین بانی سلسلہ کی دعائیں اور خدا تعالیٰ کا فضل کام کر رہا ہے۔ اور احمدی قوم ہی نے نصف لاکھ سے زیادہ روپیہ مدرسہ کی ضروریات میں آجتک خرچ کیا ہے اور آئندہ بھی اسے فکر ہے۔ لیکن عمارت کا سوال جو ایک کثیر رقم کو چاہتا ہے اس کے لئے **گورنمنٹ پنجاب** کی قابل قدر امداد کی بہرحال حاجت ہے عالی جناب **مسٹر ڈبلیو بل صاحب بالقابہ** ایسے علم دوست اور واجب الاحترام ڈائرکٹر کے عہد میں پنجاب کی مختلف سوسائٹیوں کے زیر انتظام مدارس کو خاص خاص امور کے لئے کافی اور غیر متوقع امداد دی گئی ہے * جن کی منظوری کا تاج ہز آنر **سر چارلس ریواز** بالقابہ کی گورنمنٹ کے سر پر ہے جس سے اُن کا عہد حکومت پنجابیوں کو ہمیشہ یاد رہے گا۔ **سر چارلس ریواز** نے جیسا کہ اُن کی آمد کے وقت اہل پنجاب نے توقع ظاہر کی تھی نہایت بیدار مغزی اور ہمدردی کے ساتھ اہل پنجاب پر حکومت کی ہے اور تعلیمی ترقیوں کے لحاظ سے جیسا **مسٹر بل** کا عہد ڈائرکٹری یادگار رہے گا اس کے ساتھ ہی سر چارلس ریواز کی گورنمنٹ بھی ہمیشہ ممتاز رہے گی۔

اب ہز آنر سر چارلس ریواز مارچ کے اوایل میں پنجاب کی لفٹنٹ گورنری سے سبکدوش ہونگے ایسے موقع پر اگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قائمقام صدر انجمن احمدیہ توقع کرے کہ اس کے ماتحت مدرسہ کی ترقی میں سر چارلس ریواز ایک گرانقدر امداد اس کی عمارت کے لئے منظور کریں تو یہ توقع جایز اور موزوں وقت ہے۔ میرا اپنا خیال ہے کہ ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب ایسی درخواست پر نہایت ہی قابل قدر توجہ فرماویں گے اور کم از کم پچاس ہزار روپیہ اس عمارت کے لئے جسپر ایک لاکھ سے بھی زیادہ خرچ ہونے کی توقع ہے گورنمنٹ سے دلائیں گے۔ باقی روپیہ احمدی قوم ضرور جمع کریگی۔ اور اب صرف یہی ایک سوسائٹی باقی ہے جسکے سکول کو کوئی امداد نہیں ملی۔ اور نہ بلا ضرورت اس قوم نے دست سوال دراز کیا بلکہ جہاں تک اس سے بن پڑا اُس نے مدرسہ کو اپنی ہمت اور سعی سے چلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

سرپرستان مدرسہ کی عالی ہمتی میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ ابھی گورنمنٹ نے **پرائمری تعلیم** کو مفت کر دینے کے مسئلہ کو پورے طور پر حل نہیں کیا مگر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں **پرائمری تعلیم** مفت جاری ہے اور یہ پہلی نظیر پنجاب میں ہے۔ اس سے پہلے کسی مدرسہ میں ایسا نہیں ہوا۔ ہاں اب اسے دیکھکر **لاہور** میں ایسی تحریک دو مدرسوں میں ہوئی ہے انجمن حمایت اسلام تو ابتک بھی نہیں کر سکی۔

بہرحال میں اپنے صوبہ کے علم دوست۔ فیاض طبع ڈائرکٹر صاحب سے امید کرتا ہوں کہ وہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی عمارت کے سلسلہ میں سر چارلس ریواز کی گورنمنٹ سے ایک معقول امداد دلا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کو کمال شکرگذاری کا موقع دیں گے۔

ضرورت نکاح

ایک احمدی بھائی عمر ستائیس ۲۷ سال ذات مغل اور سرکاری ملازم ہے تنخواہ پچاس ۵۰ روپیہ ماہوار ہے اور پہلی بیوی بھی موجود ہے۔ مگر بسبب نہ ہونے اولاد کے دوسری شادی کا خواہشمند ہے۔ لڑکی حسین ہو یا اگر قدرے نوشت و خواند کی دسترس رکھتی ہو تو اور بھی اچھا ہوگا۔ خط و کتابت ہر قسم کی ایڈیٹر الحکم سے ہوگی۔ جو محفوظ رہے گی۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپ کر شائع ہوا۔

وصیّت ۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ اما بعد (۱) میں مسمات رسول بیگم ولد چودہری الہ دین صاحب مرحوم قوم زمیندار بھٹی زوجہ بابو شاہدین صاحب اسٹیشن ماسٹر حال متعینہ لارنس پور ضلع اٹک بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲ ماہ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اور لکھہ دیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں۔ اور اُن کی مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہوں گی۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آیندہ شائع ہونگے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثار میرے بعد ان تمام ہدایات وقواعد مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ الوصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میرے مرنے کے وقت جو جائداد میری از قسم زیورات وغیرہ ہوگی۔ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اُس کی نسبت میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری اس تمام جاییداد کا خمس یعنی ⅕ حصہ میرے مرنیکے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ جس طرح چاہے۔ اس حصہ جائیداد کو اپنے اغراض ومقاصد میں صرف کرے۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی میرے اس وصیت کردہ حصہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔

(۵) میں یہ بھی وصیّت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکور دار الامان قادیان میں پہنچا دے۔ اور وہاں مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے سپرد کیجاوے۔

(۶) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کا متکفل میرا وہ ⅕ جائداد ہرگز نہیں۔ جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ میں کیا ہے۔ یہ اخراجات میرے باقی ماندہ جایداد میں سے پورے کئے جاویں۔ اور میرے ورثار ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔ اور ان اخراجات کو میری نجات کا باعث جانکر اہم اور شرعاً ضروری سمجھینگے۔

(۷) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری وصیت متذکرہ فقرہ ۴ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کار پرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔ اب میں یہ وصیّت اس دعا پر ختم کرتی ہوں۔ کہ اے رب العالمین مجھے اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام پر موت دے۔ اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔ آمین۔ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء بقلم شاہدین سٹیشن ماسٹر۔

گواہ شد

شاہدین سٹیشن ماسٹر لارنس پور بقلم خود

العبد

خاکسارہ رسول بیگم زوجہ بابو شاہدین سٹیشن ماسٹر ریلوے متعینہ لارنس پور (نشان انگوٹھا مسمات رسول بیگم)

گواہ شد

ناصر نواب بقلم خود

وصیّت ۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منکہ خیر الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم ڈائیں عرف کشمیری ساکن موضع سیکھواں تحصیل وضلع گورداسپورہ کا ہوں۔

(۱) میں اس وقت بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲ مئی ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں اور لکھہ دیتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) اور اُنھوں نے جو رسالہ الوصیّت بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع فرمایا ہے۔ میں نے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگے۔ اور ایسا ہی میرے ورثار میری وفات کے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور معاملہ الوصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میری جایداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ اراضی قریباً ۱ کنال واقع سیکھواں میں عوض مبلغ ۵۰ روپیہ کے میرے پاس رہن ہے۔ جو میرے قبضہ میں ہے۔ اور ایسا ہی اراضی قریباً ۵ کنال گھماؤں عوض مبلغ ۴۰ روپیہ کے بشراکت جمال الدین وامام الدین برادران حقیقی بحصہ برابر بصورت رہن یا قبضہ زیر قبضہ ہمارے ہے۔ اور ایک مکان واقع قادیان دار الامان بشراکت برادران مذکور ملکیت ہمارا ہے بحصص مساوی مکان مذکور کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ غرب شارع عام اور شرق چھپڑ فراخ۔ شمال مکان بہادر کشمیری۔ جنوب مکان منشی عبد العزیز پٹواری حلقہ سیکھواں۔ اراضی ومکان مشترکہ مذکورہ بالا میں منظر ثالث حصہ کا حق رکھتا ہے۔ اور اس میرے متحققہ جایداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ اور میری خود پیدا کردہ یہ جایداد ہے۔ آج کی تاریخ سے جائداد مذکورہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد مذکورہ میں سے ⅕ یعنی

پانچواں حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ میری وفات کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ اور وہ اُس کو فروخت کرے یا نہ کرے تو اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر آج کی تاریخ کے بعد علاوہ جایداد مذکورہ بالا کے میری وفات کے بعد میری اور کوئی جایداد ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ یعنے پانچواں حصہ کی میری وفات کے بعد میرا جنازہ صرف احمدی جماعت پڑھے۔ میرے ورثا کو واضح ہو۔ کہ میری وفات کے بعد میری نعش کو بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ وہاں کوئی روک پڑے۔ تو اُن کے حکم کی تعمیل کریں۔ لیکن وہ روک کریں یا نہ کریں۔ میری وصیت پر اُسی طرح عمل ہو۔ جیسا کہ مَیں اوپر لکھ چکا ہوں۔ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء

گواہ شد

امام الدین احمدی برادر حقیقی وصیت کنندہ

العبد

خیر الدین موصی مذکور بقلم خود

گواہ شد

جمال الدین برادر حقیقی موصی

گواہ شد

عبد العزیز احمدی پٹواری

وصیت عـ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت فاطمہ بیگم زوجہ مولوی محمد علی ایم اے ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔

مَیں نے اشتہار الوصیت شایع کردہ امامنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام مشتہرہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء پڑھ لیا ہے۔ اور مَیں اس وقت بحالت صحت اور بقائمی ہوش و حواس خود یہ وصیت کرتی ہوں کہ جس قدر جایداد میری غیر منقولہ یا منقولہ میری موت کے وقت موجود ہو جس میں میرا زیور اور کپڑے بھی شامل ہیں اس کل کی ایک تہائی اشاعت اسلام کے لئے حسب قواعد تجویز کردہ موجب منشائے اشتہار مذکور دی جاوے۔ اس ایک تہائی کا میرے ورثا کو کوئی حق نہ ہوگا اور میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ مجھے مقبرہ بہشتی میں جس کا ذکر اشتہار مذکور میں ہے دفن کیا جاوے اور اگر مَیں قادیان سے باہر کسی دوسری جگہ فوت ہو جاؤں تو میرے ورثا پر لازم ہوگا کہ مجھے قبرستان مذکور میں دفن کرنے کے لئے قادیان پہنچاویں ہاں اس صورت میں اُن کو اختیار ہوگا کہ ان اخراجات کو جو اس اہتمام میں اُن کو برداشت کرنے پڑیں اگر وہ بقیہ جایداد دو تہائی میں سے دینا منظور نہ کریں تو کل جایداد میں سے ان اخراجات کو وضع کرنے کے بعد بقیہ کی ایک تہائی بغرض اشاعت اسلام موجب منشائے اشتہار مذکور دیویں۔ اور اگر کوئی ایسے اسباب بھی پیدا ہو جاویں کہ میری لاش کا قادیان میں لانا محال ہو تو اس کا اثر وصیت کے باقی حصہ پر کچھ نہ پڑے گا۔ بقیہ جایداد میری حسب حصص شرعی تقسیم ہو۔ فقط۔ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد علی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان

العبد

فاطمہ بیگم بقلم خود

گواہ شد

نصرت جہاں بیگم بقلم خود

وصیت عـ ۱۴۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منکہ فتح الدین ولد پیر بخش قوم آرائیں ساکن وہرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۸ ماہ شعبان ۱۳۲۴ھ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں اُن ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند رہوں گا اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایت و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان سکونتی جسکے مشرق و شمال میں کیسے صوبیدار کا مکان واقع ہے اور بجانب مغرب میں امام الدین برادر راقم کا گھر ہے اور بجانب دکھن مائی امیری شیخنی کا بھولا واقع ہے اور ایک بیرونی مکان مہمانوں کی آمد رفت و نیز اپنی نشست و برخاست کے لئے ہے جس کی جانب مشرق میں برادرم امام الدین کا مکان ہے اور بجانب شمال شیخ عزیز الدین کا گھر واقع ہے اور بجانب مغرب امیر کشمیری کا گھر ہے اور بجانب جنوب راستہ ہے و نیز مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ کی بزازی اور قریبا مبلغ پچاس روپیہ کی کتب حقیقت نزول مسیح وغیرہ اور مبلغ پچاس روپیہ نقد کلہم جایداد کا دسواں حصہ محض رضا الٰہی کے لئے ہبہ جو جایداد مذکور جس پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں میں آج کی تاریخ سے کل جایداد کے دسویں حصہ

کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی
قیمت مبلغ تین سو روپیہ کے قریب ہے میرے مرنے کے بعد دسواں
حصہ بقیہ جائیداد سے الگ کر کے صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے
انجمن مذکور کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو
میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اُس میں شامل رہنے دے یا اُسکو
فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ
جائیداد سے منافع اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے (غرض کہ انجمن مذکور
ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو) میرے
کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ
جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت
آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور رہے -

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد اور کوئی جائیداد (مذکورہ بالا
جائیداد کے علاوہ) پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد
(ماسوا جائیداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد و مال
کے متعلق بھی میری وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق
نمبر (۴) وصیتوں میں کیا ہے میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن
مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا -

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ
احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی
جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات
انجمن مذکور جو اب شایع ہو چکی ہیں یا آئندہ شایع ہونگی دارالامان
قادیان میں پہنچا دے اور وہاں مجلس کار پردازان مصالح قبرستان
کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو
قادیان شریف پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات
ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا
ذکر میں نے فقرہ چہارم پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ان اخراجات کا حسب
مشورہ کار پردازان مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات
کو مجلس مذکور کے حوالے کر دوں گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف
سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی
زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات
سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں وصیت کردہ جائیداد
شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات
کے ذمہ دار ہوں گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے
اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت
فرض سمجھینگے

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ
کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت
علم نہیں ہے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت
میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے
اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی
لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش
کی جاوے اور جب تک مجلس کار پرداز مصالح قبرستان اجازت
نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر
کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو کر
تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری
جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے اس کو بھی وصول کرنے کا اور
خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا -

المُوصی فتح الدین بقلم خود   نشان انگوٹھا
ثبت انگوٹھا اہلیہ راقم مسمات جواہرے
ثبت انگوٹھا پسر راقم مسمی محمد شریف

گواہ شد
عزیز الدین قوم شیخ ساکن دھرم کوٹ   نشان انگوٹھا

گواہ شد
رحیم بخش قوم آرائیں ساکن دھرم کوٹ   نشان انگوٹھا

وصیت

(۱) میں مسمی جمال الدین ولد محمد سلطان قوم شیخ ساکن شہر گوجرانوالہ
بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی
سے آج بتاریخ ۲۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا
ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر
عمل ہو -

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہٗ
مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کُل دعاوی پر
صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے
تمام و کمال پڑھ لیا ہے - میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند
ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی
پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی
طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ
واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع
ہوئی یا آئندہ شایع ہونگی - میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء
میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن
مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے -

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے -

(الف) ایک حویلی جس کے شمال میں شارع عام اور باغ مہاں سنگھ
جنوب میں شارع عام مغرب میں مکان عبد الرزاق اور مشرق میں
مکان محمد بخش درزی - یہ مکان قیمتی تین ہزار روپیہ -

(ب) ایک مکان جس کی شمال میں شارع عام اور باغ مہاں سنگھ
جنوب میں شارع عام مغرب میں مکان عمر بخش شیخ مشرق میں مکان
جیون میراں - یہ مکان قیمتی چار صد روپیہ ہے -

(ج) دو قطعہ دوکانات واقع بازار قوالی جس کے مشرق میں
دروازہ دوکان و بازار شارع عام - غرب میں مکان ڈاکٹر فضل محمد خان
بہادر اور شمال میں مکان چراغ الدین لوہار اور جنوب میں دوکان
جوانده مہرہ - یہ مکان قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے -

(د) دو ہزار روپیہ نقد جو نارتھ ویسٹرن ریلوے میں بد پراویڈنٹ
فنڈ جمع ہے اس کے علاوہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ جس میں میرا بھائی

محمد رمضان نصف کا مالک اور نصف کا میں قابض و مالک ہوں - مگر
نقد روپیہ جو پراویڈنٹ فنڈ ریلوی میں میرے نام جمع ہے اس میں
میرے بھائی محمد رمضان کا کوئی تعلق نہیں ہے - میں آج کی تاریخ سے اس
جائیداد و نقد روپیہ کے ۱/۵ حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری
یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت دو ہزار دو صد روپیہ ہے میرے
مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کا
اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے
الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے - اُس کو فروخت کرکے اسکی
قیمت وصول کرے یا فروخت نکرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے منافع
اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے (غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت
کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو) میرے کسی وارث کو خواہ احمدی
ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں - اگر
میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک
بھی انجمن مذکور ہے -

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد
(مذکورہ بالا کے علاوہ) پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد
(ماسوا جائیداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ
کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ
ماسبق نمبر (۴) وصیت میں کیا ہے - میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن
مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا -

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ
احمدی جماعت پڑھے - اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی
جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن
مذکور جو اب شایع ہو چکی ہیں - یا آیندہ شایع ہوں گی - دارالامان قادیان
میں پہنچاوے - اور وہاں مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے سپرد
کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو
قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ
اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ
جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں - ان اخراجات
کا حسب مشورہ مجلس کار پرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم
اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کردوں گا - جس کا اعلان مجلس مذکور
کی طرف سے میں کرا دونگا - اور اگر ان اخراجات کے لیے میں کوئی
رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا - اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ
اصلی اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں
یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی - ان اخراجات کی متکفل
ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے
جو میرے روح کی نجات کا باعث ہونگے - اور میرے پسماندگان
ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے -

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ
کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا اس وقت مجھے
علم نہیں - میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت
میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے - اور
جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے - درست اور قایم رہیگی
لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش
کی جاوے اور جبتک مجلس کار پرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے
میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی
اور جگہ پر دفن کی جاسکتی ہے - فقط جمال الدین بقلم خود

العبد ___

جمال الدین بقلم خود ولد شیخ سلطان قوم کشمیری شیخ
ساکن گوجرانوالہ نشان انگوٹھا

گواہ شد ___

فتح الدین ولد شیخ سلطان قوم کشمیری ساکن گوجرانوالہ
نشان انگوٹھا

گواہ شد ___

محمد رمضان ولد شیخ سلطان قوم کشمیری ساکن گوجرانوالہ
نشان انگوٹھا

ضمیمہ وصیت ہذا

میں جمال الدین ولد محمد سلطان قوم کشمیری ذات
شیخ ساکن شہر گوجرانوالہ کا ہوں -
جو کہ میں نے وصیت بتاریخ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۷ء بمقام
گوجرانوالہ میں لکھکر رجسٹری کرادی ہوئی ہے اُس کے
روسے میں نے اپنی جائیداد غیر منقولہ قیمتی دو ہزار
دو صد روپیہ کا ۱/۵ حصہ اور اب بھی اپنے پراویڈنٹ
فنڈ کا ۱/۵ حصہ وصیت کیا ہے لیکن غلطی کتاب سے کسی
قدر الفاظ اس کے مبہم سے ہیں اس کے لئے وصیت نامہ بطور
کوڈیسل کے لکھکر تشریح کرتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان
میری کل جائیداد غیر منقولہ اور منقولہ کا اور نقد کا جس کی
قیمت چار ہزار دو صد روپیہ ہے یعنے جائیداد غیر منقولہ
مندرجہ وصیت نامہ قیمتی دو ہزار دو صد روپیہ اور نقد
پراویڈنٹ فنڈ دو ہزار روپیہ یہ ہر دو قسم کی جائیداد زیر
وصیت ہے یعنے ۱/۵ حصہ جائیداد غیر منقولہ قیمتی دو ہزار
دو صد روپیہ اور دو ہزار روپیہ پراویڈنٹ کا ۱/۵ حصہ نیز
یہ بھی واضح رہے کہ اگر اس جائیداد غیر منقولہ کی قیمت آیندہ بڑھجاوے
یا میں اور جائیداد غیر منقولہ پیدا کردں اور اسی طرح پراویڈنٹ فنڈ
بھی بڑھجاوے تو اس صورت میں بھی کل جائیداد کا ۱/۵ حصہ وصیت
کیا گیا ہے لہذا یہ دستاویز بطور کوڈیسل کے لکھدیا ہے کہ بطور
سند ہے - تحریر بتاریخ ۵ جون سنہ ۱۹۰۷ء

بقلم امام دین عرضی نویس صدر گوجرانوالہ

العبد ___

جمال دین ولد محمد سلطان بقلم خود ٹریفک کنٹرولر ملتان

گواہ شد ___

دانشمند

گواہ شد ___

بندہ احمد دین عفی عنہ احمدی اپیل نویس گوجرانوالہ بقلم خود

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

مذہبی قمار بازی } میں عرصہ سے دیکھ رہا ہوں کہ آریہ سماج میں مذہبی قمار بازی کا ایک خاص مرض پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاں کسی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہوتا ہے وہاں وہ تھوڑا سا وقت مختلف مذاہب کے پیروں سے مباحثہ کے لئے بھی رکھتے ہیں اور اسکا نام سکی اصطلاح میں دھرم چرچا ہوتا ہے میں نے اپنے واقف آریوں سے پوچھا ہے کہ کیا چند منٹ کے اندر وہ مذہب جیسے دقیق اور ضروری مسئلہ کا فیصلہ کر سکتے ہیں؟ جواب ملا ہے کہ نہیں لیکن باوجود اس کے کہ آریہ سماج اپنا مقصد راستبازی کی اشاعت اور حمایت بیان کرتا ہے پھر بھی اس مذہبی قمار بازی کی انسداد کرنے کی جرات نہیں کرتا اس قسم کے مباحثوں سے بجز رنجش اور ناگوار خاطری کے اور کچھ پیدا نہیں ہوتا۔

اگر آریہ سماج کو تحقیق حق سے ایسی ہی محبت اور پیار ہے تو اس کے لئے یہ راہ ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے سالانہ جلسوں پر ایک مذہبی کانفرنس کیا کریں جس میں مختلف مسائل پر مختلف مذاہب کے مسلمہ لیڈر اور اہل الرائے اپنے مضامین پڑھ دیا کریں پبلک خود ان سے فائدہ اوٹھالیا کریگی اور وہ مضامین چھاپ کر بھی تقسیم ہو سکتے ہیں اس سے نہ صرف یہی ہوگا کہ **تحقیق حق** کا دائرہ وسیع ہوگا بلکہ موجودہ مباحثات کی بیہودگیوں کا سدباب ہوگا

حال ہیں گوجرانوالہ میں ایک مذہبی کانفرنس بھی بنام نہاد وہاں کے گروکل کے منیجروں نے فروری کے آخر میں منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے لیکن اس میں انھوں نے ہر بولنے والے کو صرف ۳۰ منٹ دیئے ہیں اس سے احقاق حق کا اندازہ خوب ہو سکتا ہے۔ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کو بھی مدعو کیا تھا آپ نے اس دعوت کے جواب میں فرمایا کہ اگر تین گھنٹہ وقت دیا جاوے تو میں اپنا مضمون بھیج سکتا ہوں مگر راستی کو پیار کرنے والے آریہ کس مناسب اور موزوں جواب کو منظور نہیں کر سکے۔ افسوس!

ہندو و مسلمانوں کے مذہبی جھگڑوں کا انسداد } دہلی میں ایک انجمن اس غرض کے لئے قائم ہوئی ہے کہ ہندو و مسلمانوں میں جن جن وجوہ و اسباب سے مذہبی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں وہ دور کئے جاویں اور دونوں جماعتوں میں اعلیٰ درجہ کا اتفاق و اتحاد و دماغی کاموں کے متعلق پیدا کیا جاوے"

مناقشات مذہبی کے وجوہ کو دور کرنا ایک عمدہ اور مبارک مقصد ہے لیکن اگر اس انجمن کے ہندو یا مسلمان ممبر "با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام" کی منافقانہ فطرت اپنے ہم مذہبوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس سے بڑھ کر **لعنت** اہل دہلی کے ہندو اور مسلمانوں کے لئے کوئی نہ ہوگی۔

مذہب کا اختلاف تمدنی کاموں میں اتحاد کو روکتا نہیں بلکہ مذہب کا اتفاق تو سوشل تعلقات کو اور بھی مضبوط کر سکتا ہے کیا سلاطین مغلیہ کو اجیوت راجگان نے جب لڑکیاں دیں تو مذہب نے کوئی روک پیدا کی؟ ہرگز نہیں۔ اسلام تو ایسا وسیع اور عالمگیر مذہب ہے کہ وہ کسی قسم کی روک پیدا نہیں کرتا۔ مذہب کے متعلق جھگڑوں کی جڑ جو ہے وہ وہ **طریق** مباحثہ ہے جو بدقسمتی سے آجکل جاری ہو چکا ہے دہلی میں ایک پنڈت آریہ نے ہندو و مسلمانوں کو اتفاق کے خرمن میں آگ لگانے سے فرق نہیں کیا تھا اگر ضلع کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر صاحب وقت پر نوٹس نہ لیتے۔

مذہب کے اصولوں کا طرز بیان پسندیدہ ہونا چاہیئے اور جہانتک ممکن ہو بے بنیاد اور بالکل خانہ ساز اعتراضوں سے اجتناب کیا جاوے حضرت مسیح موعود نے کئی سال گذرے مختلف مذاہب کے لیڈروں اور

گورنمنٹ کو بھی اس ضروری مسئلہ پر توجہ دلائی تھی اور ایک لطیف تجویز پیش کی تھی۔ گورنمنٹ تو مذہبی دست اندازی کے خیال سے اس میں دخل نہ دے سکی اور پرجوش اور متعصب مذہبی دیوانوں نے اس پر عمل کرنے کے لئے قدم نہ اٹھایا ورنہ مذہبی **مناظرات** میں بہت بڑی اصلاح ہو گئی ہوتی۔

حضرت اقدس کی تجویز کا خلاصہ یہ تھا کہ اول دس سال تک مذہبی مناظرات بالکل بند کر دیئے جاویں اور کوئی شخص دوسرے مذہب پر کوئی اعتراض نہ کرے صرف اپنے اپنے مذہب کے حقائق اور خوبیاں بیان کریں۔

دوئم اگر اس پر عمل نہ ہو اور اعتراض ضروری ہی سمجھے جاویں تو کوئی ایسا اعتراض نہ کریں جو خود ان کے مذہب پر ہو سکتا ہے یا ایک فریق کی مسلمہ کتب میں اسکی اصل نہ ہو۔

اب بھی اگر ملک کے روشن خیال اور سمجھدار لوگ **مذہبی مناظرات** کی اصلاح چاہتے ہیں تو اس کے لئے انہیں تجاویز پر کاربند ہونا لازمی ہے ورنہ دوسری صورت میں **نفاق** بڑھیگا اور اسکا نتیجہ نہایت خطرناک ہوگا۔

احمدی وٹرنری اسسٹنٹ توجہ کریں

خدا کا فضل ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں کئی ویٹرنری اسسٹنٹ داخل ہیں جو پنجاب و ہند کے علاوہ یوگنڈا اور برٹش ایسٹ افریقہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ بعض نادار لیکن مستعد اور قابل احمدی نوجوان وٹرنری کالج لاہور میں ہر سال داخل ہونا چاہتے ہیں اور ہوتے ہیں انہیں اپنے اخراجات کے لئے بڑے مشکلات پیش آتے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کی متعلقہ کمیٹی مینجنگ کمیٹی میں آئے دن ایسے امیدواروں کی درخواستیں امداد کے لئے آتی رہتی ہیں اور بعض کو امداد بھی دی جاتی ہے لیکن معاملہ

چساں در شیشہ ساعت کنم ریگ بیاباں را

کا سا ہو رہا ہے مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخل ہونے والے یتامی اور مساکین کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اور ابھی سالانہ بجٹ کا منظور شدہ روپیہ خرچ میں آچکا ہے ایسی حالت اور صورت میں ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ ان بیرونی طالب علموں کو (جو دراصل مدرسہ تعلیم الاسلام ہی کے پرانے طالب علم ہیں اور ہر طرح سے مستحق امداد ہیں) مدد نہ دیجاوے لیکن دوسری طرف فنڈز اجازت نہیں دیتے مجکو بہ حیثیت سکرٹری سب کمیٹی صدقات جس کے متعلق یہ کام ہے ایسے نوجوانوں کا زیادہ علم ہے جو قابل امداد ہیں اور کمیٹی مجبور ہے اس لئے اس سلسلہ کے وٹرنری اسسٹنٹوں کو بمشورہ و ایمائے حضرت حکیم الامتہ میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے صیغہ کے ان امیدواروں کی امداد کے لئے کوئی سبیل نکالیں میری اپنی رائے میں اگر کم از کم چھ وظیفوں کا جو سات روپیہ ماہوار کے ہوں انتظام ہو جاوے تو اس سلسلہ میں مستعد احمدی نوجوان زیادہ فائدہ اوٹھا سکتے ہیں اور یہ امید کیجاتی ہے کہ جو طالب علم ان وظائف کی مدد سے تعلیم پا کر نکلیں وہ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ پر عمل کرنے کے لئے اسی قدر وظیفہ کسی اور غریب مگر قابل نوجوان کو سب کمیٹی صدقات کے ذریعہ سے دیتے رہیں اس طرح پر یہ طریق زیادہ مفید ہو سکیگا۔ انشاء اللہ العزیز اس تحریر کے متعلق جو تحریریں آئیں گی انھیں بڑی خوشی سے الحکم میں چھاپ دیا جائے گا۔

مراسلات

لائل پور میں زمینداروں کا عالیشان جلسہ

یہ جلسہ جسکا اعلان سابقہ اشاعتوں میں دیا جا چکا ہے - ۳ فروری کو بروز یکشنبہ بوقت بارہ بجے دن کے بمقام لائل پور آریہ سماج کے مکان میں منعقد ہوا اگرچہ یہ مکان اور اس کا صحن وسیع تھا لیکن حاضرین کا ہجوم اس قدر تھا کہ کہیں تل رکھنے کو جگہ باقی نہ تھی - تنگی مکان کی وجہ سے سیکڑوں آدمی کھڑے رہے - بہت سے دیواروں پر زینوں پر اور چھتوں پر بیٹھے اور بہتوں نے ہمسایہ مکانوں کے چھتوں اور دیواروں پر جگہ پائی - باایں ہمہ دو تین ہزار زمیندار گلی میں کھڑے رہے - اندر باہر اور بیچ اور گلی والوں کی تعداد دس ہزار کے قریب ہوگی - شام کے وقت اختتام جلسہ کے بعد تقریباً تین ہزار زمیندار بیرونجات سے اور آئے جو بوجہ دیر سے پہنچنے کے حسرت کے ساتھ واپس گئے - دشمنان قوم نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ حاضرین جلسہ سانگلہ کی تعداد بتلانے میں اہل جلسہ اور اخبارات نے مبالغہ سے کام لیا ہے - اس واسطے بنظر احتیاط عین جلسہ کے موقعہ پر فوٹو لیا گیا - گو اس فوٹو میں بھی تمام آدمی نہ آ سکے - جلسہ کے خاتمہ پر محمد اسلم خان صاحب و نوروز علی خان صاحب رئیسان ریواڑ آباد کا تار بنام منشی سراج الدین احمد صاحب بدیں مضمون پہنچا کہ

ہمیں جلسہ کی شراکت کا موقعہ نہ ملنے کا افسوس ہے مگر ہم سب زمینداران ریواڑ آباد آپ کے مقاصد اور اغراض سے دلی ہمدردی اور اتفاق رکھتے ہیں اور آپ کے ذریعہ سے گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ مسودہ ایکٹ نمبر ۳ پر نظر ثانی فرمائی جائے اور امید کرتے ہیں کہ ہماری فیاض گورنمنٹ ضرور توجہ فرمائے گی -

ایڈیٹران اخبارات میں سے علاوہ منشی سراج الدین احمد صاحب کے لالہ جسونت رائے صاحب پروپرائٹر پنجابی بھی شریک جلسہ تھے - غرضکہ ان نو آبادی میں ایسے ہجوم کثیر کا پہلے کوئی مجمع دیکھنے میں نہیں آیا اور زمینداران پنجاب کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ خواندہ اور ناخواندہ چھوٹے اور بڑے ہندو مسلمان اور سکھ زمیندار اپنی نیکی و بدی اور نفع و نقصان پر غور کرنے کے لئے ایسی کثیر تعداد میں جمع ہوئے - خدا کا شکر ہے کہ باوصف اس ہجوم لاتعداد کے امن قائم رکھنے کے لئے پولیس وغیرہ کی کوئی ضرورت نہ محسوس ہوئی - خاتمہ جلسہ پر منشی سراج الدین احمد صاحب لالہ جسونت رائے صاحب اور بعض دیگر اصحاب نے گھنٹہ گھر کے چبوترہ پر چڑھ کر دیکھا تو چاروں طرف بازاروں میں زمیندار ہی زمیندار نظر آتے تھے -

اس جلسہ کے متعلق سب سے زیادہ قابل قدر اور لائق یادگار رزولیوشن نمبر ۲ تھا جو منشی سراج الدین احمد صاحب نے نہایت مؤثر تقریر کے ساتھ پیش کر کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات اور اتفاق پر زور دیا اور پہلے مسلمانوں سے کلمہ پڑھا کر تین بار اور پھر سکھوں اور ہندوؤں سے تین بار وعدہ لیا کہ ہم کبھی بھی ایسے قول و فعل کے مرتکب نہ ہونگے جو ایک دوسرے کی دل آزاری کا باعث ہو -

ایک اور امر قابل تذکرہ یہ ہے کہ نو آبادی کے ایک رئیس کی نسبت یہ یقین ہوا کہ وہ مخبر اور قومی خائن ہے اگرچہ اس جلسہ میں کوئی کارروائی گورنمنٹ کے خلاف نہیں ہوئی بلکہ گورنمنٹ کے حکم مندرجہ پنجاب گورنمنٹ گزٹ کی تعمیل میں اس مسودہ پر اپنی آزادانہ رائے کا اظہار کیا گیا اور اس لئے کسی مخبر یا جاسوس کی طرف سے اہل جلسہ کو کوئی خطرہ نہ تھا مگر اس بدنیتی کے بدلہ میں جو اس رئیس سے سرزد ہوئی ممبران جلسہ نے کافہ ذاتی طور پر یہ اقرار کیا کہ ہم اس رئیس سے کوئی تعلق نہ رکھینگے اور اس کے کاروبار میں حتی الامکان کسی طرح کی داد و ستد نہ کرینگے - بیشک ایسے قومی خائنوں کی سزا یہی ہونی چاہئے -

جب زمیندار قوم نے قومی لیڈروں یا خائنوں کی طرف سے اس طرح اظہار نفرت کیا تو یہ امر قابل شکر گذاری ہے کہ اس نے اپنے محسنوں کا شکریہ ادا کرنے میں بھی کوتاہی نہیں کی جیسا کہ رزولیوشن نمبر ۸ میں اخبار زمیندار کا شکریہ ادا کیا گیا اور رزولیوشن نمبر ۱۱ میں سردار جیون سنگھ صاحب رئیس چک نمبر ۲۱۳ - اور زمیندار قوم کے دو ہونہار نوجوانوں یعنے چوہدری عبد اللہ خان صاحب رئیس چک نمبر ۱۰۲ - اور سردار رتن سنگھ صاحب رئیس چک نمبر ۲۱۳ کی خدمتوں اور محنتوں کے لئے جو اس جلسہ کے انتظام اور اہتمام کے متعلق انھوں نے برداشت کیں اظہار شکر گذاری کیا گیا - ہم امید کرتے ہیں کہ بینولی صاحب ہمیشہ اس عزم استقلال اور جوش کو جاری رکھینگے اور دعا کرتے ہیں کہ ہماری قوم کی چمن کے ایسے نونہالوں کو خدا ہمیشہ سرسبز رکھے - آمین!

ایک اور امر قابل تذکرہ یہ ہے کہ دور دراز کے تمام ناواقف زمیندار چوہدری شہاب الدین صاحب کی تقریروں سے ایسے مؤثر ہوئے تھے کہ جس طرف سے چوہدری صاحب گذرے ان کی طرف کئی انگلیاں اٹھیں اور کئی نگاہیں ان پر پڑتی رہیں -

چوہدری عبد اللہ خان صاحب نمبردار بہلول پور بار کی تحریک پر منشی سراج الدین احمد صاحب نے خاتمہ جلسہ پر تمام زمینداروں ہندوؤں اور سکھوں سے درخواست کی کہ قوم کی سرسبزی ترقی اور باہمی اتفاق اور خدا کی دوسری برکتوں اور رحمتوں کے لئے متفقہ طور پر دعا مانگیں - خدا ہمیں ہمارے کاموں میں ہمارے نیک ارادوں میں اور ہمارے اتفاق میں برکت دے اور ہمیں ہماری گہری نیند سے جس میں ہم غافل اور مست ہو کر سو رہے ہیں جگا دے -

پانچ بجے کے بعد یہ جلسہ بعد ادائے شکریہ صدر انجمن برخاست ہوا

خلاصہ روئداد جلسہ

سردار جگ نندن سنگھ صاحب رئیس لدھیانہ و زمیندار نو آبادی

جناب مربی جلسہ

صوبیدار پنشنر سردار رتن سنگھ صاحب	ایضاً	پریزیڈنٹ
مولوی غلام جیلانی صاحب پنشنر منصف	ایضاً	سکریٹری

جلسہ کے افتتاح پر محمود احمد خان خلف منشی سراج الدین احمد نے جو سیزدہ سالہ بچہ ہے بلند آواز اور خوش الحانی سے تضمین زمیندار بر غزل حافظ سنائی ازاں بعد مولوی غلام قادر صاحب رئیس و امام مسجد پنڈوریاں نے ایک عجیب نظم جو خاص اس موقعہ کے لئے انھوں نے پنجابی زبان میں تصنیف کی تھی سنائی اس نظم میں پہلے گورنمنٹ انگریزی کے حسن انتظام کی تعریف اور پھر مسودہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۶ء میں جو سختیاں زمینداروں اور کاشتکاروں پر تجویز ہوئی ہیں ان کی نسبت داد فریاد کر کے گورنمنٹ کو اپنے سابقہ وعدوں اور معاہدوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی -

مولوی غلام جیلانی صاحب سکریٹری جلسہ نے ایک مؤثر تحریر پڑھی جس میں شاہان سلف کے سلوک پر جو ان کے عہد میں زمینداروں اور کاشتکاروں سے کیا - ناراضہ اور پھر گورنمنٹ انگریزی کی شاہانہ طرز عمل پر بحث کر کے مسودہ ایکٹ نمبر ۳ کے نفاذ اور اجرا کو خلاف شان شاہنشاہی ثابت کیا اور اس پر دفعہ وار ریویو کیا -

اس کے بعد مفصلہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے -

رزولیوشن نمبر ۱ - اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ مسودہ قانون بابتہ ۱۹۰۶ء قانون بنائے جانے کے لائق نہیں کیونکہ اس میں

(۱) اصول قانون انگریزی کے خلاف بڑے ساہدوں سے انحراف ہے۔
(۲) نئی ناواجب پابندیاں اور ذمہ واریاں سابقہ عطیہ پابندیوں پر ڈالی گئی ہیں۔
(۳) زمینداروں کے مذہبی اور رواجی قاعدہ وراثت کو تبدیل کرتا ہے۔
(۴) معمولی فروگذاشتوں کی سخت سزائیں مثل ضبطی جائداد۔ قید جرمانہ تجویز ہوئی ہیں۔
(۵) ناجائز اور بلا اختیار کارروائی ہائے افسران سرکاری کو بجائے ناجائز قرار دینے کے جائز بنایا ہے۔
(۶) زمینداروں میں بددلی اور بے اطمینانی پیدا کرنے کا موجب ہے۔

محرک چوہدری شہاب الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ و زمیندار نو آبادی نہر چناب

موید سردار لال سنگھ صاحب سفید پوش چک نمبر ۱۰۰

رزولیوشن نمبر ۲ ۔ آبادی نہر چناب کا کام چونکہ قریب الاختتام ہے اور قوانین مروجہ پنجاب کافی ہیں جو مزارعان غیر دخیلکار۔ دخیلکار اور مالکان کے حقوق پر حاوی ہو اور کسی قانون کی ضرورت نہیں۔

محرک سردار ایشر سنگھ صاحب رئیس ساہووالہ بار۔

موید چوہدری عبداللہ خان صاحب رئیس چک نمبر ۲۰۷۔

رزولیوشن نمبر ۳ ۔ آیندہ جو جدید آبادیاں ہوں اُن پر سخت قوانین جاری ہونا گورنمنٹ اور رعایا دونوں کے واسطے مضر ہوگا۔

محرک۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب رئیس چک نمبر ۲۰۷

موید سردار جیون سنگھ صاحب رئیس چک نمبر ۲۱۳

رزولیوشن نمبر ۴ ۔ لوکل افسران آبادی نے جو لاکھوں روپیہ جرمانہ بلا کسی اختیار کے وصول کیا۔ ایسا ناجائز روپیہ گورنمنٹ کو اپنے خزانہ میں رکھنے کا کوئی حق نہیں اب اس کو واپس حوالہ زمینداران کیا جاوے یا ایک فنڈ مقرر کرکے زمینداروں کے سپرد کیا جاوے کہ وہ حسب تجویز خود خرچ کریں۔

محرک سردار سدا رام سنگھ صاحب سفید پوش چک نمبر ۱۱۵

موید سردار لشن سنگھ صاحب چک نمبر ۲۱۳

رزولیوشن نمبر ۵ ۔ لوکل افسران جو باوجود پورا ہونے شرائط کے حقوق ملکیت دینے اور قیمت لینے میں تامل کرتے ہیں اس کا انسداد ہونا چاہیے

محرک بابو رحمت اللہ صاحب چک نمبر ۲۲۴

موید سردار سنت سنگھ صاحب چک نمبر ۲۰۷

رزولیوشن نمبر ۶ ۔ اس جلسہ کی دلی خواہش ہے کہ گورنمنٹ کوئی ایسا قانون جاری نہ کرے جیسے اس کی ہر دلعزیزی میں فرق آوے۔ جو اضافہ آمدنی سے بدرجہا قیمتی ہے۔

محرک سردار شیر سنگھ صاحب چک نمبر ۲۰۸ جھنگ برانچ

موید منشی برکت اللہ صاحب خلف منشی فتح دین صاحب

رزولیوشن ہفتم ۔ یہ جلسہ تجویز کرکے خواہش کرتا ہے کہ ملکی بہبودی اور خصوصاً زمینداروں کی خوشحالی اس بات کی مقتضی ہے کہ ہندو اور مسلمان اُن فعلوں سے قطعی پرہیز کریں جس سے کہ باہمی برادرانہ تعلقات اور اتفاق میں فرق آوے مثلاً مسلمان گاؤکشی سے پرہیز کریں اور ہندو سکھ اسی طرح مسلمان بھائیوں کی دل آزاری نہ کریں اور اس جلسہ میں عہد کرکے اس کو عملی لباس پہناویں۔

محرک منشی سراج الدین احمد صاحب نمبردار چک نمبر ۳۳ گوگیرہ

موید چوہدری کرم الٰہی صاحب آنریری مجسٹریٹ گوجرانوالہ رئیس لائلپور۔

موید ثانی لالہ رام چند صاحب وکیل لائلپور

رزولیوشن نمبر ۸ ۔ زمینداروں کو صرف گزٹ کے اندراج سے اس مسودے کی اطلاع نہیں ہو سکتی تھی اگر منشی سراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار میں اس مسودہ کو مشتہر نہ کرتے اس اشتہار کی بابت اور نیز اس امر کی بابت کہ انہوں نے اپنا اخبار اس بحث کے لئے وقف کر رکھا ہے ان کا شکریہ ادا کیا جاوے

محرک چوہدری عبداللہ خان صاحب

موید سردار لال سنگھ صاحب

رزولیوشن نمبر ۹ ۔ ایک ایک نقل اس روئداد اور ان رزولیوشنوں کی بحضور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب۔ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند اور سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کی خدمت میں بھیجی جاوے۔

محرک سردار جے دیو سنگھ صاحب چک نمبر ۲۰۸ جھنگ برانچ

موید چوہدری عبداللہ خان صاحب

رزولیوشن نمبر ۱۰ ۔ ایک ایک نقل کارروائی اور رزولیوشن جملہ اخبارات پنجاب و دیگر صوبہ جات کو بھیجی جائے۔

محرک سردار انوپ سنگھ صاحب

موید چوہدری علی محمد خان صاحب سردار ٹلا رام صاحب

رزولیوشن نمبر ۱۱ ۔ یہ جلسہ سب کمیٹی منتظم اور اُس کے سکرٹریوں کا بوجہ اس تکلیف کے جو انھوں نے اس جلسہ کے مشتہر کرنے اور دیگر انتظام میں اٹھائی شکر گذار ہے۔ (از زمیندار)

صحابہ کرام میں وحی والہام کی عدم ضرورت کی وجہ

آیت استخلاف میں خدا تعالےٰ نے صحابہ کرام کے کاموں کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے رگ و ریشہ میں نور نبوت کا بھرا ہوا تھا اور وہ نور نبوی سے بشدت رنگین ہو چکے تھے گویا اُن کا وجود حضرت نبی علیہ السلام کے وجود باجود کا نمونہ تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اپنے اعضاء و جوارح کی طرح قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ قریب زمانہ نبوی میں الہام وحی کی ضرورت نہ تھی کیونکہ صحابہ کا وجود گویا نبی علیہ السلام کا وجود تھا جب زمانہ نبوت کو بعد ہو گیا اور نور نبوی لوگوں کے دلوں سے بجھ گیا تو پھر وحی والہام کی ضرورت پڑی اس لئے خدا نے اس زمانہ میں اسی نور نبوی کو از سر نو دلوں میں تازہ کرنے اور صحابہ کے وجود کا نمونہ قائم کرنے کے لئے اپنا مامور و رسول حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کو دنیا میں بھیجا۔ (از افادات فاضل امروہی)